محمد پیغمبر — یا اللہ مدد — صحابہ رہبر

اہلسنت والجماعت

کے نظریاتی کارکنان وذمہ داران کے لئے

ضابطہ کار

بشکریہ ادارہ صدائے اہلسنت کراچی

شعبہ نشرواشاعت الحیدری میڈیا سیل

Scanned with CamScanner

تقریظ

نامور قلم کار، معروف ادیب وصحافی، پیکر صبر واستقامت، اسیر ناموس صحابہؓ

حضرت مولانا حافظ ابن عالمگیر حبیب اللہ المجاھد دامت برکاتہم

آئینہ یا شیشہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ جو چیز، جو چہرہ جیسا ہوگا ویسا ہی دکھائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر انسان اپنے آپ کو سنوارنے کے لیے آئینہ دیکھتا ہے۔ زیر نظر کتابچہ "ضابطہ کار" پڑھنے کے بعد میرا پہلا تاثر یہ ہے کہ یہ ایک آئینے کی طرح ہے۔ تنظیم، نظم وضبط، طریقہ کار اور جماعتی زندگی کے زریں اصولوں کو جس خوبصورتی کے ساتھ یکجا کیا گیا ہے، اس کے بارے میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ ایک دریا ہے جسے کوزے میں بند کیا گیا ہے۔ جماعتی زندگی میں انسان کو جن چیزوں سے واسطہ پڑتا ہے، تقریباً سب ہی مختصر مگر جامع انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میرے نزدیک یہ ایک آئینہ ہے، ہم میں سے ہر شخص جو جماعت کا کارکن یا کسی بھی سطح کا ذمہ دار ہے، اگر اس آئینے میں اپنا جائزہ لے تو اُسے بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ وہ کہاں کھڑا ہے۔ ہر انسان خوبیاں بھی رکھتا ہے اور اس میں کچھ خامیاں بھی پائی جاتی ہیں، ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ وہ ہمہ وقت اپنا جائزہ لے، احتساب کرے، آئینے کے سامنے کھڑا ہو کر اپنے آپ کو جانچے۔ اپنی خوبیوں کو نکھارے اور خامیوں کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ یہ کتابچہ اگر ہر کارکن اور ذمہ دار کے پاس ہو اور وہ اس کی روشنی میں اپنے آپ کو سنوارنے کی کوشش کرے تو وہ دن دور نہیں جب ہماری جماعت بھی نظم وضبط اور تنظیم کے لیے نمونے کے طور پر پیش کی جا سکے گی۔

بنیادی طور پر یہ ایک ایسا موضوع ہے، جس میں بظاہر کوئی کشش نہیں، اس لیے کتاب کو پڑھتے وقت یہ ذہن میں رکھیے کہ یہ قصہ، کہانی یا ناول کی کتاب نہیں کہ ایک بار پڑھ لی اور ایک طرف رکھ دی، بلکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کی جماعتی زندگی میں قدم قدم پر ضرورت پڑتی رہے گی۔ اس لیے اس کو بار بار پڑھیے، اس سلسلے میں میری ایک تجویز ہے کہ آپ چاہے کسی یونٹ کے کارکن ہیں یا ذمہ دار یا اس سے بڑی سطح کے، آپ ہر تنظیمی اجلاس اور تربیتی نشست میں باری باری اس کو پڑھیں، شرکاء میں سے ہر شخص کچھ نہ کچھ پڑھتا جائے تو ایک مختصر نشست میں بھی یہ مکمل پڑھی جا سکتی ہے۔ اس طرح پڑھنے اور سننے والے دونوں کے لیے اس کی افادیت ہی بڑھے گی، بلکہ سمجھنا اور اس کو عملی طور پر اپنانا بھی آسان ہوگا۔ یہ بات ذہن میں بٹھا لیجیے کہ دنیا کا کوئی کام سیکھے بغیر نہیں کیا جا سکتا اور سیکھنے کا عمل ماں کی گود سے قبر کی دہلیز تک جاری رہتا ہے۔ اس لیے تنظیم کا کام بھی ہمیں سیکھ کر کرنا ہوگا۔ یہ کتابچہ تنظیم کے کام کو سیکھنے میں آپ کی بہترین رہنمائی کرے گا۔

زنداں کی تاریک کوٹھری میں، مصائب وآلام، مشکلات اور رکاوٹوں کا بسیرا ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں تاریکی تو ہر سو ڈیرے ڈالے ہوئے ہے، مگر روشنی کا گذر نہیں، ایسے میں جب کوئی جماعتی سرگرمی، کوئی پیشرفت اور اچھی خبر سنئے

Alhaidri Media Team
الحیدری میڈیا ٹیم
Durrani Bhai313
Scanned with CamScanner

پڑھنے کو ملتی ہے، تو گویا روشنی کے دریچے مکمل جایا کرتے ہیں۔ یہ کتاب بھی اس تاریک فضاء میں روشنی اور خوشی کی کرن بن کر اُترے گی لیکن یہ اصل روشنی تب ہی بن سکتی ہے جب ہم میں سے ہر کوئی اس کو اپنے لیے مشعلِ راہ بنائے۔ اپنی تنظیمی زندگی میں اس کو پوری طرح نافذ کر کے عملی جامہ پہنائے۔ اسیر کی یہی التجا ہے کہ یونٹ سے مرکز تک ہر سطح کے ذمہ دار اور کارکن نظم و ضبط کے زرّیں اصولوں پر کاربند ہونے کے لیے اس "کتابچہ" سے خوب فائدہ اٹھائیں۔ اس طرح وہ دن دور نہیں جب تاریکی کے بادل چھٹ جائیں اور حق کی روشنی سے اُجالے ہر طرف بسیرا کریں گے۔ (انشاء اللہ) وَمَا ذَالِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیز۔

اُجالا جب ہوا رخصت جبینِ شب کی افشاں کا نسیمِ زندگی پیغام لائی صبحِ خنداں کا

دیا یہ حکم صحرا میں چلو اے قافلہ والو! چمکنے کو ہے جگنو بن کر ہر ذرہ بیاباں کا

مقدمہ

دنیا میں ہر کام کا ایک ضابطہ مقرر ہے۔ کوئی کام بغیر ضابطہ کے ہو تو جاتا ہے، پر وہ کام ایک اور نام سے سامنے آجاتا ہے، جسے "بگاڑ" کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ "ضابطہ" سے مراد وہ "نظم و ضبط" جسے اس کام کیلئے قوانین و قواعد کے طور پر وضع کیا گیا، کہ اس کام کو اس کے معیار کے مطابق کیا جائے۔

کسی کام کو نظم و ضبط کے موافق کرنے کی خاطر ہی تنظیم تشکیل دی جاتی ہے، تاکہ وہ کام ان کے معیار کے مطابق سرانجام پائے، اسکے لیے ہر تنظیم ایک "دستور" کی کتاب اپنے کارکنان کیلئے وضع کرتی ہے، جس میں وہ تمام قوانین، قواعد اور ہدایات درج ہوتیں ہیں، جو اس کام کی انجام دہی کے لیے ہوں۔ "معیار" سے مراد، وہ "سوچ اور نظریہ" جسے بنیاد بنا کر جماعت کام کے لیے کارکنان جمع کرتی ہے، انہیں اسکی جدوجہد کیلئے ابھارتی ہے اور ان سے عہد و وفا کا وعدہ لیکر نتائج سے باخبر کر کے منزل کی جانب رواں دواں رکھتے ہوئے مقاصد کی کامیابی پر ان کے لیے خوشخبری کا اعلان کرتی ہے، جس پر وہ کارکنان اعتبار کر کے تیار ہوتے ہیں اور کام کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔

زیرِ نظر کتابچہ "اہلسنت والجماعت" کے دستور کی روشنی میں اکابرین اہلسنت والجماعت کے تجربات کے نچوڑ سے اخذ کر کے تیار کیا گیا ہے، جس میں کارکنان اور ذمہ داران کے لیے کام کی اہمیت اور تعریف، کام کرنے کے طریقے اور ہدایات، تنظیمی اصطلاحات اور نکات اور تنظیم کی ضرورت اور تعریف کے علاوہ ایسے امور جو روزمرہ تنظیمی زندگی میں کارکنان اور ذمہ داران کو پیش آتے ہیں، ان کا بھی تذکرہ اس "کتابچہ" میں درج کیا گیا، تاکہ کارکن اور ذمہ داران "تنظیمات" (فنِ تنظیم) کے علم سے لیس ہو کر اپنا کام سرانجام دے سکے اور تجربات کا تبادلہ اس اعتبار سے ہو کہ "تنظیمی زندگی کی عمر، سیکھنے کے ساتھ ساتھ کرنے میں بھی گذرے"۔

جب کوئی کام ایک ایسے فارمولے کے تحت انجام پائے کہ وہ فارمولہ اس کام کیلئے "قانون اور قاعدہ" کی شکل اختیار کرے تو اس فارمولے کو "ضابطۂ کار" کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ "ہر کام جسے اسکے دستور اور تنظیم کے اکابرین کی ہدایات کے مطابق کیا جائے تو وہ کام بھی ان کے معیار کے مطابق ہو جاتا ہے"۔ اسی غرض سے اس کتابچہ کا نام "ضابطۂ کار" رکھا گیا اور اسی وجہ سے اس کتابچہ کو مرتب کیا گیا۔

Alhaidri Media Team
الحیدری میڈیا ٹیم
OPPO F15 · ©Durrani Bhai313
2021/05/30 18:09
Scanned with CamScanner

پیش لفظ

ہر کام کرنے کا ایک طریقہ ہوتا ہے۔ جو کام طریقے اور سلیقے سے کیا جائے وہ نہ صرف پایۂ تکمیل تک پہنچتا ہے بلکہ نتیجہ خیز بھی ثابت ہوتا ہے اس کے برعکس جس کام میں طریقہ اور سلیقہ نہ ہو وہ بگڑتے بگڑتے اختتام کو پہنچ کر رجاتا ہے۔ تنظیمی کاموں کا بھی ایک طریقہ ہوتا ہے جسے ''نظم وضبط'' کہا جاتا ہے۔ تنظیموں کی تشکیل کا بنیادی مقصد یہی ہوتا ہے کہ جس منزل کے حصول، جس مقصد کو پورا کرنے کے لیے لوگوں کو جمع کیا جارہا ہے ان کو نہ صرف حصول منزل کے لیے متحرک رکھیں، بلکہ ان کے کام کو ''نظم وضبط'' کی راہ پر ڈال کر نتیجہ خیز بنائیں۔ یہ نظم وضبط کیا ہے؟ یہ ہم میں یعنی تنظیم کے ہر ذمہ دار اور کارکن میں کیسے پیدا ہو؟ اس کے لیے ہمیں کونسی چیزوں کا خیال رکھنا ہوگا؟ کونسی ایسی باتیں ہیں جن کا اپنانا ایک کارکن یا عہدیدار کے لیے ضروری ہے اور کونسی باتوں اور کاموں سے تنظیم کے کارکن اور عہدیدار کو دور رہنا چاہیے؟ یہ سب باتیں سیکھنے سے معلوم ہونگی۔ جماعتوں میں ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ باصلاحیت بھی، ہمہ وقت متحرک اور سرگرم بھی، سست اور کاہلی کا مظاہر کرنے والے بھی اور سادہ لوح اور کسی تربیتی یا تنظیمی عمل سے ناواقف بھی۔ ایسے تمام افراد کو ساتھ لیکر چلنا، ایسے تمام افراد سے کام لینا، ایسے تمام افراد کو کسی مصرف میں مصروف رکھنا، متحرک اور سرگرمی کی راہ پر ڈالنا یہی ایک تنظیم کی خوبی کہلاتی ہے۔

''ضابطۂ کار'' میں کم وبیش انہی باتوں سے آگاہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کا مقصد تنظیم کے کارکنسے لیکر عہدیدار تک سب ہی کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کرنا اور تنظیمی امور سے متعلق تمام ضروری باتوں سے روشناس کرانا ہے۔ یہ مقصد تب ہی حاصل ہوگا، جب ہم اس کو صرف پڑھنے کی حد تک نہیں عمل کی صورت اپنائیں گے۔ اس لیے کہ کوئی کتاب، کوئی نصیحت، کوئی وعظ اس وقت تک فائدہ مند نہیں جب تک اسے عملی طور پر نہ اپنایا جائے۔

یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ یہ کتابچہ اہل سنۃ والجماعۃ کے قائدین واکابرین کے افادات وتجربات کا نچوڑ ہے، جس کو قلم کی مدد سے آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے، اس لحاظ سے یہ محض ایک کتابچہ نہیں بلکہ ہمارے اکابر اور قائدین کا پیغام، ان کی خواہشوں کا آئینہ دار اور وقت کا تقاضا اور ضرورت ہے۔ اہل سنۃ والجماعۃ تحریک سے تنظیم کی طرف گامزن ہے۔ ''تحریک'' محض افراد کا مجموعہ ہوتی ہے جو ایک مقصد کے لیے کام کرتے ہیں، لیکن ان میں کسی قسم کا نظم وضبط نہیں ہوتا اس لیے کہ یہ ایک وقتی یا دوسرے معنوں میں جذباتی اجتماع ہوتا ہے، جبکہ ''تنظیم'' اسکے برعکس افراد کا ایسا مجموعہ ہوتا ہے جو ایک متعین مقصد اور منزل کے لیے مل جل کر منظم انداز میں جدوجہد کرتے ہیں۔ چنانچہ تنظیم میں نظم وضبط اور اصول بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ انہی سے افراد میں ''معیار'' پیدا ہوتا ہے۔ تحریک میں افراد کی تعداد (Quantity) کا خیال رکھا جاتا ہے، جبکہ تنظیم افراد کے معیار (Quality) پر زور دیتی ہے۔ معیار پر پورا اترنے والی مختصر جماعت بھی کثرت پر غلبے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللهِ. (بہت سی تعداد میں قلیل جماعتیں تعداد میں بڑی بڑی جماعتوں (گروہوں) پر غلبہ حاصل کرتی ہیں۔

زیر نظر کتابچہ (ضابطۂ کار) اسی ''معیار'' پر پورا اترنے والی تنظیم کی تشکیل میں آپ کی بہترین رہنمائی کے لیے ترتیب دیا گیا ہے۔

F15 © Durrani-Bhai313

Scanned with CamScanner

OPPO F15 · ©Durrani Bhai313
2021/05/30 18:10

جماعت کی ضرورت اور معیاری تنظیم کا انتخاب

دنیا میں ہر کام کی پائیداری اور مضبوطی صرف اور صرف اجتماعیت میں ہے، انفرادی عمل دور رس نتائج مرتب نہیں کر سکتا۔ تنظیم میں "اجتماعیت" سے مراد، "کسی مشترکہ نظریہ اور مقصد کی بنیاد پر اس کے حصول کے لیے مشترکہ جدوجہد کرنا" یعنی ،اس کام کے کرنے میں "اشتراک کا عمل" شامل ہونے کے ساتھ ساتھ وہ کام بھی ان تمام شریک افراد کے لیے میں مشترک ہو۔ اگر اس کام میں شریک کسی فرد کا مفاد اس مشترکہ مفاد کے خلاف ہو تو اسکی شرکت محض اسکا تعاون اور ہاتھ بٹانا کہلائے گا۔ لہٰذا اجتماعیت کے لیے لازمی ہے کہ وہ کام (نظریہ اور مقصد کا حصول) بھی ان تمام افراد کے مفاد میں مشترک ہو۔ جب اس اجتماعی کام میں اجتماعیت منظم جدوجہد کیساتھ ہو تو اسے ایک "جماعت" کا نام دیا جاتا ہے۔ اور جب اس "جماعت" کو تنظیم سازی کے مراحل سے گزار کر اسکے لیے دستور، منشور، حد بندی، تقسیم کاری، شعبہ جات، حکمت عملی، منصوبہ بندی اور تشکیل سازی وضع کیے جائیں، تو وہ جماعت "تنظیم" کہلائے گی۔

دینی مفاد جو تمام امت مسلمہ میں مشترک ہے، اسکی جدوجہد میں مسلم قوم کا منظم طور پر جمع ہو جانا اسکی نہ صرف ضرورت ہے، بلکہ فرض بھی۔ ایسی جماعت اور تنظیم پر اللہ کا وعدہ نصرت اور اسکی مدد کا شامل حال ہونا یقینی ہے۔ اس بات کی تائید میں آپ ﷺ کا ایک صریح ارشاد ہے کہ: يَدُ اللهِ علي الجماعة۔ ترجمہ: جماعت پر اللہ کا ہاتھ (مدد) ہوتا ہے۔ ایک آیت میں ارشاد ربانی ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ: اے ایمان والو، اگر تم اللہ کی مدد کرو تو اللہ تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہارے قدم مضبوط کرے گا۔ اس آیت پر غور کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ "دینی مفاد کیلئے جدوجہد کرنے کو اللہ کی مدد کرنے سے تعبیر کیا گیا نیز اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے تعاون کرنے کو بندہ کی مدد کرنے سے بتایا گیا اور اس دوطرفہ مدد (جدوجہد اور تعاون) کے نتیجے میں کامیابی اور ثابت قدمی کا وعدہ بھی اللہ تعالیٰ نے فرما دیا۔

رہی یہ بات کہ جماعت کا انتخاب کیسے ہو، کہ ہم صحیح جماعت اور تنظیم میں رہ کر اپنی قوت صرف کریں، تاکہ ہمارا کام "بے کار" نہ رہ جائے، تو اسکے لیے "ایک بزرگ کی اپنے بیٹے کے نام نصیحت" پڑھ کر آپ درست جماعت کا نہ صرف انتخاب کر سکتے ہیں بلکہ ان پر عمل کر کے اپنی جماعت کو مضبوط بھی بنا سکتے ہیں۔

"اے بیٹے.........! تجھے کسی کی ضرورت پڑے تو اس سے دوستی اختیار کر کہ، جب تو اسکی خدمت کرے تو وہ تیرا محافظ ہو......اس کے ساتھ رہنا تیرے لیے زینت ہو......کوئی مشکل آجائے تو وہ تیرا بوجھ ہلکا کرے......تو نیکی کی طرف ہاتھ بڑھائے تو وہ بھی ہاتھ بڑھائے......تیری اچھائی دیکھے تو اس سے خوش ہو اور اہمیت دے......بُرائی دیکھے تو اسے روکے

Scanned with CamScanner

......تو اگر اس سے مانگے تو تجھے دے، نہ مانگے تو بھی دے...... تجھ پر کوئی مصیبت نازل ہو جائے تو ہمدردی کرے ......جب تو کہے تو تیری تصدیق کرے...... کسی کام کا ارادہ کرے تو تجھے اپنا امیر سمجھے اور اگر کسی بات میں نزاع و جھگڑا ہو جائے تو وہ تجھے اپنا سمجھے۔"

تنظیم کے عناصر اربعہ:

ایک تنظیم کی تخلیق اور تشکیل میں چار بنیادی عناصر کارفرما ہوتے ہیں، جو حسب ذیل ہیں۔

۱۔فرد۔۲۔فکر۔۳۔ربط۔۴۔نظم۔............ وہ اس طرح کہ "ایک "نظم" کے تحت "فرد" کا فرد سے کسی خاص "فکر" کی بنیاد پر "ربط" سے ایک "تنظیم" وجود میں آتی ہے۔یعنی، فرد (شخص) کا دوسرے فرد سے ربط یعنی جوڑ، جسکے نتیجے میں افراد کا اجتماع ہو جاتا ہے، پھر اس جمع ہو جانے کا سبب اور محرک وہ فکر ہوا، جسکے حصول کیلئے وہ اکٹھے ہوئے، اسکے بعد انکا اسکے حصول کیلئے منظم جدوجہد کرنا۔اس لحاظ سے ایک تنظیم کی تعریف یوں ہوگی کہ: چند افراد کا کسی خاص نظریہ اور سوچ کی بنیاد پر مقصد کے حصول کیلئے منظم جدوجہد کرنا۔

تنظیم کے چاروں عناصر اپنی اپنی جگہ الگ الگ مقام اور اہمیت رکھتے ہیں اور ہر عنصر کا اپنے اعتبار سے ایک الگ کردار ہے۔جیسے کہ انسان کی تخلیق میں عناصر اربعہ (مٹی، پانی، آگ، ہوا) کا کردار۔

تنظیم میں "فرد" ایک بنیادی اور نمایاں عنصر کے طور پر جانا جاتا ہے، جیسے کہ انسان کی تخلیق کے عناصر میں سے مٹی کا مقام اور کردار ہے۔پھر مٹی کی بناوٹ میں پانی کے کردار سے ہم تنظیم میں "فکر" کے کردار سے واقف ہو سکتے ہیں، کہ جیسا مٹی کا گاڑا پن ہونا پانی کی بدولت ہی ہے، اسی مانند تنظیم میں افراد کے اجتماع کا خاص محرک اور سبب "فکر" کو حاصل ہے، کہ فکر (نظریہ) کے بغیر افراد کا اکٹھا ہونا صرف جمع ہونا کہلاتا ہے۔پھر اس مٹی کو ایک سانچہ میں ڈھال کر پختہ کرنے کے طور پر جو کردار آگ (حرارت) کا ہے، اسی طرح کا کردار تنظیم کے تیسرے عنصر "ربط" کو حاصل ہے۔جسکے نتیجے میں فرد سے فرد مل کر ایک جماعت کے افراد کہلائے، پھر انہیں منظم جدوجہد پر آمادہ کرنے اور ایک تنظیم کی تشکیل میں بنیادی عنصر "نظم" کا کردار سامنے آتا ہے، جیسا کہ انسان کی تخلیق میں ہوا کا کردار۔

گویا، تنظیم کی اصل روح اسکا "نظم"، اس کا نمایاں عنصر "فرد"، تنظیمی ڈھانچہ کا سانچہ اور قالب "ربط" اور اس کا اصل محرک جسکی بنیاد پر وہ قائم و دائم ہے، وہ عنصر "فکر" ہے۔

ع فرد قائم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

Scanned with CamScanner

تنظیم کی کامیابی کے راز

ہر تنظیم اپنی منزل تک کا سفر اس نظریہ اور سوچ کے مطابق طے کرنے کا خواہشمند ہے، جس کی بنیاد پر وہ تنظیم وجود میں لائی گئی۔ اس تنظیم کے ارکان بھی اس "خواہش" کو لے کر اسکی جدوجہد میں اپنی زندگی وقف کر دیتے ہیں اور وہ لوگ جو اس تنظیم کے اب تک حصہ نہ بن سکے، اگر وہ اس "خواہش" کی تکمیل اپنی آنکھوں سے ہوتا دیکھتے ہیں، تو ضرور ان کے دل میں بھی ایک "خواہش" مچلنے لگتی ہے کہ "ہم بھی اس تنظیم کا حصہ بنیں۔ اس طرح اس تنظیم کو سرعت اور تیزی کیساتھ اپنی وسعت میں اضافہ کرنے کا موقع ملتا ہے اور وہ تنظیم اپنی منزل کو مزید قریب پا کر اور " نَصرٌمِنَ اللہِ وَفَتحٌ قَرِیب " کا نعرہ لگا کر باقی تنظیموں اور جماعتوں کے لبوں پر اس سوال کو نکالنے پر مجبور کرتی ہے کہ..............................

"تمہاری کامیابی کے راز کیا ہیں۔"؟۔

جی ہاں......! اپنے مقصد اور کام کے پا لینے والے کو "کامیاب" کے لفظ سے پکارا جاتا ہے اور یقیناً اس میں ان رازوں کو دخل حاصل ہے جو اسے کامیاب کرانے کا باعث بنے۔

۱۔معیاری نظم ۔۲۔ مثالی کارکن ۔۳۔ٹھوس موقف ۔۴۔اور مضبوط منصوبہ بندی

یہ وہ چار خوبیاں اور اوصاف ہیں، جن کو ہر تنظیم کی کامیابی میں خاص دخل حاصل ہے۔ اس لیے کہ ہر کام جو ایک نظم کیساتھ کیا جائے، تو وہ کام ہو ہی جاتا ہے، اسی بناء پر اس کام کے ہو جانے ہی کی خاطر نظم قائم کی جاتی ہے۔ اس کام کو انجام دینے والے یعنی اسکے ارکان اس نظم کیساتھ مربوط ہوں اور وہ کام کرنے کے بہترین طریقہ کار کے ساتھ جب اس کے لیے منصوبہ بندی بھی کریں، تو اس کام کے ہو جانے سے کوئی طاقت انہیں روک نہیں سکتی۔

"معیاری نظم" سے مراد، دستور کے عین مطابق نظم ونسق کا برقرار رہنا، مثالی کارکن سے مراد، اسی نظم کے ساتھ اسکے ارکان کا ہونا، جس کے لیے اس دستور میں قوانین وہدایات درج ہیں اور ہر نئے کارکن کو اس جیسا بننے کی ترغیب دی جاتی ہو۔

"ٹھوس موقف"، کہتے ہیں، اس نظم کے قیام کا مقصد جس سے کسی کو انکار کی گنجائش نہ ہو، مقناطیسی دلائل وبراھین سے لیس دعوت جو ہر ایک کو اپنی جانب متوجہ کر سکے اور وہ تنظیم اس موقف کو مقدس مقصد سمجھ اور جان کر اس پر اپنی وجود کی بھی پرواہ کیے بغیر آنچ نہ آنے دے۔

"مضبوط منصوبہ بندی" سے مراد، اس تنظیم کے دستور اور حالات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے نظریہ کی خاطر حکمت کیساتھ تنظیمی امور سر انجام دینا۔

OPPO F15 · © Durrani Bhai313 2021/05/30 18:11
Scanned with CamScanner

دعوت کی تعریف اور اسکے ذرائع

جماعتی موقف، مقصد اور منزل سے آگاہی (آمادہ کرنے کی غرض سے) کے پیغام کو "دعوت" کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں۔ "موقف" سے مراد نظریہ اور فکر جسکی بنیاد پر جماعت وجود میں لائی گئی؛ "مقصد" سے غرض یہ کہ اس نظریہ اور فکر کی بنیاد پر جماعت کیوں تشکیل پائی؟، اور "منزل" سے مقصود اس نظریہ اور پروگرام سے کیا نتائج اخذ کرنا چاہتے ہیں۔

ہر تنظیم خواہش رکھتی ہے کہ اس کے پاس زیادہ سے زیادہ ہمنوا، ہمدرد اور ہم ذہن افراد کا ذخیرہ ہو، رائے عامہ اس کے نظریہ اور سوچ کے موافق بیدار ہو اور اسکی تنظیم کے نظم میں ایک جم غفیر شامل ہو کر اس کے ارکان کہلائے، اس خاطر وہ تنظیم اپنی تنظیم کے اغراض و مقاصد کو "نشر" کرنے کی غرض سے اسے ایک سادہ پیغام کی شکل میں ترتیب دے دیتی ہے۔ پھر اس جماعتی پیغام یعنی اپنی دعوت کو پھیلانے اور عام کرنے کی خاطر اپنے تمام دعوتی و پیغام رسانی کے ذرائع اور اس کے لیے وسائل استعمال میں لاکر اپنی تنظیم کے "شعبہ نشر و اشاعت" کو ہدف دیتی ہے کہ وہ جماعتی پیغام کو جتنا ہو سکے عام کریں۔ گویا تنظیم سازی کے مراحل کے بعد عملی کام کا پہلا مرحلہ "دعوت کا مرحلہ" کہلاتا ہے، اس مرحلہ کے دوران جو احباب تنظیم کی دعوت قبول کرتے ہیں، تو ان کی ذہن سازی اس اعتبار سے کی جاتی ہے کہ وہ کام کرنے کیلئے بھی آمادہ ہوں، اس دوسرے مرحلہ میں جو لوگ اس نظم کا حصہ بنے وہ اس تنظیم کے "ارکان" کہلائیں گے۔ اس کے بعد اس کارکن کو تربیت کے مرحلہ سے گذارا جاتا ہے، تاکہ وہ اس تنظیم کے کام کو سمجھ سکے اور اپنے کام میں نکھار لاکر دستور و منشور کے مطابق اپنے کام کو آخر تک انجام دے۔

گویا "دعوت" تنظیم کا وہ دروازہ ہے، جسکی طرف بلایا جائے، دروازہ جس قدر دل نشین، دل کش اور کشش رکھتا ہو، لوگ اس قدر اسکی طرف لپکنے میں آمادہ ہونگے۔ لہٰذا "دعوت" عام، سادہ، اور سلیس انداز میں دلائل اور تسلی کے ساتھ ہونا چاہیے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ: اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ۔ لوگوں کو اللہ کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ بلاؤ۔

جماعتی پیغام عام کرانے کے لیے ہر جائز طریقے اور ذرائع کے استعمال کی، تنظیم کی طرف سے اجازت ہوتی ہے اور حوصلہ افزائی بھی کی جاتی ہے۔ عام طور پر اس کے لیے براہ راست اور بالمشافہ ملاقات کر کے دعوت دینا سب سے زیادہ کارآمد اور موثر ہوتا ہے، اس بناء پر کہ سامنے موجود شخص کے تاثرات اور ردعمل سے فوری واقف ہو سکتے ہیں اور اپنا آئندہ لائحہ عمل بھی اسکے مطابق اسے دے سکتے ہیں۔ دعوت پھیلانے کے اس عمل میں پھیلاؤ کی خاطر مختلف اقسام کے

Alhaidri Media Team
الحیدری میڈیا ٹیم
©Durrani Bhai313
8:11
Scanned with CamScanner

مجالس اور پروگرامات کا انعقاد کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً جلسہ، کانفرنس اور اجتماع منعقد کرانا۔ آڈیو اور ویڈیو کیسٹس کے پروگرامات، جس میں حاضرین کے لیے سمعی اور بصری ذرائع سے دعوت پہنچائی جاتی ہے۔ اسکے علاوہ تحریری طور پمفلٹ، وینڈ بل، اسٹیکرز، کتابچے، اخبار ورسائل اور کتب کے ذریعہ بھی دعوت پہنچانا ایک موثر طریقہ ہے۔

"اہلسنت والجماعت" کا پیغام اللہ کے دین کو اس کے پیارے حبیب ﷺ کی شریعت کے مطابق اور اس کے اصحاب کے طریقہ پر اللہ کی زمین پر نافذ کرنا۔ جسکی طرف خود اس پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین۔ کہ دین کو لازم پکڑو میرے اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کے طریقہ پر۔ جس طرح اسکے خلفاء نے اللہ کی سرزمین پر اس دین مبین کو نافذ کرایا، اسی طرح ایمان والوں کو جو اسکے بعد آتے رہیں گے، ان کو بھی حکم ہے کہ وہ "اسلام" کو اسکی اصل صورت پوری دنیا میں پھیلائیں اور اسکے نظام کو نافذ کرنے کی سعی کریں۔ جو اس مساعی جمیلہ اور فریضہ کیلئے کوشش کرتے ہیں، ان سے اللہ نے وعدہ فرمایا کہ ان کو بھی ان خلفاء کی طرح موقع عنایت فرمائے گا۔

اہلسنت والجماعت کی دعوت پر ایک اجمالی نظر

☆ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ کرنا ☆ مقام اصحاب رسول کی اشاعت اور دفاع صحابہؓ کیلئے ہر ممکن کوشش کرنا ☆ نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کے لیے بھرپور سعی کرنا ☆ رد رافضیت (اسلامی تشخص بگاڑنے والے عناصر، اسلامی معیار (صحابہؓ) اور اسلامی افکار کے انکاری، اسلامی اقدار کے مخالف، اسلامی نظام (خلافت راشدہ) کے منکر، اسلامی دستور واحکام (قرآن) اور اسلامی قوانین (حدیث وسنت) کو نہ ماننے والے، اسلامی ریاست (خلافت) تسلیم نہ کرنے والے اور اسلامی اقوام (سنّی) کے دشمن) کیلئے جدوجہد کرنا ☆ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے عمل کو زندہ رکھنا ☆ خلاف اسلام کارروائیوں (اشاعتی وغیر اشاعتی) کی روک تھام کیلئے سعی کرنا ☆ شہری وملکی سطح کے مسائل میں دلچسپی اور ملکی مفاد اور اسکے فلاح وبہبود کیلئے شانہ بشانہ کام کرنا ☆ سنی قوم کے اتحاد اور اسکے حقوق کے وصول کے لیے پرخلوص کوشش کرنا ☆ نئی نسل کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانا ☆ سنی اسٹیٹ اور وطن عزیز کی سلامتی واستحکام کیلئے ہراول دستہ تیار رہنا۔

اہلسنت والجماعت کا موقف درج بالا دس نکات پر مشتمل ہے، اسی بنیاد پر یہ معرض وجود میں آئی اور یہی اس کی منزل بھی۔ اسی پیغام سے تمام اقوام عالم کو آگاہ کرنے اور اس دعوت کو عام کرنے کی وہ خواہشمند ہے۔ وہ ہر سنی مسلمان کو انہیں نکات کی بنیاد پر دعوت دینا چاہتی کہ وہ اسکے لیے منظم جدوجہد کی خاطر اہلسنت والجماعت میں شامل ہو۔

Scanned with CamScanner

ذھن سازی:

جماعت میں شامل ہونے والے فرد کو ''کار.....کن'' اس وقت کہہ سکتے ہیں، جب اسکا کام کرنے کا مصمم ارادہ ہو، کیونکہ اس کا معنیٰ ہی ''کام کرنے والا'' ہے اور ارادہ اسی وقت بیدار ہوتا ہے، جب اسکا ذہن اسکے لیے آمادہ ہو، لہٰذا ذہن سازی کا مرحلہ طے کیے بغیر ''کارکن'' بننے کا عمل ممکن ہی نہیں۔ اور جب اسکا ذہن تیار ہی نہ ہو تو کارکن کا اشتہار اس کے جسم کی دیوار پر زبردستی چسپاں تو کر سکتے ہیں، پر اسے کارکن بنا نہیں سکتے۔ ذہن سازی سے لے کر اس کے کام کرنے کی آمادگی تک کے مرحلے کے درمیان کا وقفہ اور وقت انتہائی حساس اور نازک ہوتا ہے، لہٰذا دوران ''ذہن سازی'' ماحول اور اسکی کیفیت پُرسکون ہونا چاہیے، جذباتیت کی لہروں میں ڈوبتے وقت ہر کام کرنے پر وہ آمادہ تو ہو سکتا ہے، مگر اس سے کام ہو نہیں پاتا۔ اسکے ذہن میں پنپنے والے تمام اعتراضات، خدشات اور سوالات کا انتہائی تحمل اور صبر سے جوابات کا مکمل بندوبست ہو، تاکہ ذہن سازی کا مرحلہ نامکمل نہ رہے، اسکے لیے ان تمام لوازمات کا اہتمام ہو جو اسکی ذہنی تسلی کے لیے اطمینان بخش ہو اور یہ بھی ضروری ہے کہ مواد کا تبادلہ اسکے ذہنی سطح کے موافق ہو۔ ایک متفقہ نفسیاتی اصول کی بنیاد پر کہ ''خالی الذہن فرد جذباتیت کا شکار ہوتا ہے''، اس بناء پر جماعتوں میں کارکنان پر ''جذباتی کارکن'' کا الزام اسی بنیاد پر لگتا ہے کہ ان کی ذہن سازی کا مرحلہ یا تو نامکمل ہوتا ہے یا تو ناقص۔ لہٰذا ''ذہن سازی''، کارکن سازی کیلئے اولین ترجیح ہونا چاہیے۔

کارکن کی اہمیت اور اسکے حقوق

جماعت میں کارکن ایک (عُرف عام کا) ''رعایا'' نہیں، بلکہ جماعتی ''سرمایہ'' ہوتا ہے، جس کے اجتماع (مقصدیت کے حصول کیلئے) سے جماعت کا وجود میں آنا اور جسکی نشو ونما اور ترقی جماعتی شان وشوکت کی علامت ہوتا ہے۔ لہٰذا جماعت پر لازم ہے کہ وہ کارکن کی نظری حفاظت، فکری نگہداشت اور ذہنی تربیت کا سامان ہر وقت فراہم کرتی رہے اور اسکے دکھ درد میں اسکی معاونت کرے اور اسکی ضروریات اور حوائجات کا ہر ممکن بندوبست کرے۔

''کارکن''، تسبیح کا وہ ''دانہ'' ہے، جو دھاگے یعنی تنظیم میں شامل ہو کر اس کو نکھارتا اور مکمل کرتا ہے۔ ''کارکن'' عمارت کی اینٹ کی مانند اپنے معمار (جماعت) کو یہ باور کراتا ہے کہ مجھے سیدھی نہ رکھنے سے پوری دیوار ٹیڑھی ہو سکتی ہے اور کارکن وہ ایک فرد ہے جسکے جمع ہو جانے سے جمعیت، جماعت اور اجتماع کا تصور ذہن میں آسکتا ہے۔

تنظیم میں کارکن کی حیثیت اور اہمیت ہم اپنے پیارے نبی کریم ﷺ کی اس مبارک حدیث سے بھی جان سکتے ہیں، جس

Alhaidri Media Team
الحیدری میڈیا ٹیم
Scanned with CamScanner

میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ: ایک مومن دوسرے مومن کے لیے اس عمارت کی طرح ہے، جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہو۔ (بخاری و مسلم)۔ اس حدیث کی روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ، جماعت اور تنظیم کی مضبوطی، ترقی اور شان و شوکت کا دارو مدار اس کے کارکنان پر موقوف ہے۔ کارکن، تیار یافتہ تو جماعت ترقی یافتہ، کارکن فکری مضبوط تو جماعت دشمنوں سے محفوظ، کارکن، اگر ایثار اور اخلاق سے لیس تو تنظیم بھی منزل اور فتح کے جام سے لبریز۔

تربیت اور اسکی اہمیت وضرورت:

تربیت کسی بھی قوم اور فرد کیلئے زندہ رہنے کا ایک ذریعہ ہے۔ تربیت ہی سے کسی رکن اور جماعت کی کارکردگی جانی یا جانچی جاسکتی ہے۔ غیر تربیت یافتہ اقوام ترقی، کامیابی اور فتح کے الفاظ سے نا آشنا اور نابلد ہوتی ہیں۔

''تربیت''، اس نشو ونما کے مراحل کا نام ہے، جس میں سے کسی فرد یا قوم کو گذرنا پڑتا ہے، جب وہ ان مراحل کو طے کرکے نشو ونما کی تکمیل تک جا پہنچے تو ہم ایسے فرد یا ایسی قوم کو ''تربیت یافتہ'' شخص یا قوم کے نام سے جان سکتے ہیں۔ تربیت کے ذریعے اُن خوبیوں کو نکھارنے اور اُن خامیوں کو کم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، جو بھلی اور بُری عادتوں کے نتیجے میں خوبی اور خامی کے طور پر اس کے اندر پیدا ہوئے یا کیے گئے۔ ''نشو ونما'' سے مراد کسی بھی شئی میں بالیدگی یا ارتقاء کا عمل، اس نشو ونما اور اسکے مراحل سے گزر کر بلوغت تک کے سفر کا نام ''تربیت'' اور اس منزل کے حصول کی تعبیر ''تربیت یافتہ'' کے نام سے موسوم کی جاتی ہے۔

تنظیم میں تربیت کو اس بناء پر بنیادی اور کلیدی حیثیت حاصل ہے کہ کسی قوم میں تربیت ہی کے توسط سے ''تنظیم''، تشکیل پاتی ہے، چونکہ تنظیم نام ہے کسی نظریہ پر یقین رکھتے ہوئے اس کے حصول کیلئے منظم جدو جہد کرنا، لہٰذا نظریہ دینا، نظریہ پر آمادہ کرنا اور اس پر یقین کے درجہ پر لا کھڑا کرنا، پھر اس کے حصول کیلئے متفقہ کوشش کے طریقہ پر تیار کرنا، یہ تمام مراحل تربیت کے اہم عناصر ہیں۔ اس لحاظ سے تنظیم کی بقاء، استحکام اور کامیابی میں تربیت ہی ایک اہم شعبہ ہے۔ تربیت ہمیشہ مرحلہ وار ہی ہوتی ہے۔ اس کے مراحل بتدریج طے پاتے ہیں، یک دم یا دفعتاً تبدیلی کی توقع تربیت کے مقاصد میں عبث اور بے کار ہے۔ عموماً تربیت کے تین مدارج شمار کیے جاتے ہیں: ذہنی، فکری اور اصلاحی۔ ذہنی تربیت اس بناء پر کہ ''ہم آہنگی'' ہو، فکری تربیت، اس خاطر کہ ''آمادگی ہو'' اور اصلاحی تربیت اس لیے کی جاتی ہے اسکے کام میں نکھار پیدا ہو۔ اسکے علاوہ روحانی تربیت جسمیں کارکن کی کردار سازی اور اخلاقی تربیت جس میں عبادات، اعمال، اقدار اور اخلاق کی درستگی کی خاطر بھی ایک تنظیم اسکے انعقاد پر زور دیتی ہے۔

Alhaidri Media Team

Scanned with CamScanner

منصوبہ بندی، اہمیت وضرورت

تنظیم کی تشکیل بلحاظ مقاصد کے حصول، منصوبہ بندی کے تحت ہی عمل میں آتی ہے۔اس بناء پر کہ ہر تنظیم کا ایک ہدف ہوتا ہے، اس ہدف تک پہنچنے اور اسے حاصل کرنے کے لیے منظم جدوجہد منصوبہ بندی کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ منصوبہ بندی کے بغیر ہدف کا تعاقب وقتی ضرورت پر جمع ہونا کہلاتا ہے، اس پر تنظیم کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اگر کسی تنظیم میں منصوبہ بندی کا فقدان یا کمی محسوس ہونے لگے تو یہ بات اخذ کی جاسکتی ہے کہ اس تنظیم میں دلچسپی، مقصدیت، خواندگی، قابلیت وغیرہ جیسے مثبت عوامل جو منصوبہ سازی پر مجبور کرتی ہیں، ان کی بھی کمی یا فقدان پایا جاتا ہے۔

اسلئے کہ.......... عدم دلچسپی، منصوبہ بندی میں اہم رکاوٹ ہے اور اردگرد کے ماحول اور حالات سے بے خبری اور ناواقفیت منصوبہ سازی پر تنظیم کو سوچنے نہیں دیتی۔ منصوبہ بندی جماعتی افراد کی صلاحیتوں کے اظہار کا ایک بہترین نمونہ ہوتا ہے۔ اسی بنیاد پر منصوبہ بندی نہ کرنے کا ایک مطلب کسی کی قابلیت تسلیم نہ کرنا بھی ہوتا ہے۔ سوچ وبچار اور غور وفکر منصوبہ بندی کیلئے لازمی امر ہے، اس بناء پر منصوبہ بندی کا نہ ہونا جماعتی افراد کے لیے فہم وفراست اور تدبّر کا دروازہ بند کرنے کے مترادف شمار ہوگا۔ تنظیم میں منصوبہ بندی کے اثرات سے اس کے ارکان میں شائستگی، سلیقہ مندی اور تنظیم سازی جیسی عادات پیدا ہونے لگتی ہیں۔ اسکے برعکس میں بے صبری، بھلکڑپن اور ہنگامہ خیزی جیسی خصلتیں ان میں جنم لینے لگتی ہیں۔ چونکہ، منصوبہ بندی کرتے وقت یہ ضروری ہوتا ہے کہ نتائج کے تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھا جائے، لہٰذا اس سے دوراندیشی، دوربینی اور تجربہ کاری جیسی صفات کا لاحقہ لگ جانا ظاہری بات ہوگی۔ اسی وجہ سے منصوبہ بندی (حکمت) کو مومن کی گمشدہ وراثت کہا گیا کہ، اگر وہ اسے پالے تو یہ اسکی خوش بختی ہے، کہ اسے دانائی اور حکمت مل گئی۔ منصوبہ بندی (حکمت) اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے بہترین نعمت اور اس تنظیم کیلئے نہایت اعلیٰ ہتھیار ہے، جسکے استعمال سے اس کا اپنے مشن ومقصد میں کامیاب ہونا یقینی بات ہے۔

نگہداشت کار:

ہر تنظیم کو اچھے انداز میں چلانے کیلئے معائنہ، جانچ پڑتال اور نگرانی کا عمل لازمی خیال کیا جاتا ہے۔ اس لیے کہ جس چیز کی نگہداشت نہ کی جائے وہ کبھی پائیہ تکمیل تک اس معیار کے مطابق نہیں پہنچ سکتی۔ لہٰذا نگہداشت کی ضرورت لازماً پیش آتی ہے۔ محض پالیسی بنانے، لائحہ عمل اور میزانیہ تیار کرنے اور کارکنان میں اضافہ کرلینے سے ہی اچھے نتائج حاصل نہیں ہوسکتے۔ جب تک کہ ان کا نفاذ بہتر طریقے پر نہ کیا جائے۔ علاوہ ازیں کام کرنے والوں کو کام کے دوران ہدایت

Alhaidri Media Team
Scanned with CamScanner

اور راہنمائی کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ جب انہیں کوئی مشکل پیش آتی ہے، تو وہ ایک امدادی ہاتھ کی ضرورت محسوس کرتے ہیں، جو انہیں اس دشواری سے نجات دلا سکے۔

''نگہداشت''، ایک ایسا طریق کار ہے، جس کے تحت ارکان اپنی ضروریات کے مطابق سیکھتے ہیں اور اپنی صلاحیتوں میں اضافہ کی خاطر اپنے علم وقابلیت کا بہتر سے بہتر استعمال کرتے ہیں، تا کہ وہ اپنے فرائض نہ صرف اپنی، بلکہ تنظیم کی بھلائی کیلئے موثر طور پر انجام دے سکیں۔ نگہداشت کا عمل تنظیم میں ایک انتظامی مسئلہ کے علاوہ اسکا ایک تعلیماتی پہلو بھی ہے۔ نگہداشت کرنے والا اپنی نگرانی میں کام کرنے والوں کی راہنمائی کیساتھ ساتھ ان کو سکھاتا بھی ہے، تا کہ وہ بہتر سے بہتر کام انجام دیں۔ اسکے علاوہ اس کی حیثیت مشاورتی بھی ہے۔ کارکنان اپنے کام کے متعلق ہمیشہ مشورے اور راہنمائی کے لیے نگہداشت کرنے والے کے پاس جاتے ہیں، اس طرح نگہداشت کرنے والے کا کردار ایک راہنما کا سا ہوتا ہے۔

نگہداشت کے بہت سے اجزاء ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں۔: ☆ موزوں شخص کو موزوں جگہ کے لیے منتخب کرنا۔ ☆ ہر شخص کے دل میں کام سے دلچسپی پیدا کرنا۔ ☆ اسے کام کرنے کے طریقے سکھانا اور تربیت کے اثر کو جانچنے کے لیے کام کی رتبہ بندی اور معیار مقرر کرنا۔ ☆ جہاں ضرورت پیش آئے کام کو صحیح کرنا اور ایسے لوگوں کو علیحدہ کر دینا، جہاں یہ امکان پیدا ہو جائے کہ تربیت بے اثر ثابت ہوئی ہے۔ ☆ اچھے کام کی تعریف اور حوصلہ افزائی کرنا۔ ☆ علاوہ ازیں، کام کرنے والوں میں ہر شخص کو برابر کام دینا۔

ان تمام امور کو صبر وسکون اور بڑے قاعدے کے ساتھ انجام دینا چاہیئے، صرف اسی صورت میں ہر شخص پوری صحت، قابلیت، اچھے ذہن اور جوش کے ساتھ کام مکمل کریگا۔ نگہداشت میں عام طور پر یہ معائنہ کرنا ہوتا ہے کہ: ۱۔ آیا قوانین وضوابط اور طریق کاروں پر سختی کے ساتھ عملدرآمد ہو رہا ہے یا نہیں۔ ۲۔ یہ کیے ہوئے کاموں کی ایک طرح سے جانچ پڑتال ہے۔ ۳۔ متعلقہ امور میں کام کرنے والے افراد وارکان کو ہدایات دینا اور ان کی راہنمائی کرنا۔ ۴۔ کارکردگی میں اضافہ کرنا۔

معائنہ محض غلطیاں پکڑنے کا ذریعہ نہیں، بلکہ مذکورہ بالا چار نکات کی روشنی میں کام جانچنا اس سے مراد ہے۔ معائنے کا مقصد اطلاعات حاصل کرنا ہوتا ہے۔ یہ نظم ونسق کے مقاصد اور عزائم کو واضح کرتا ہے۔ بالائی ذمہ دار، ماتحت ذمہ دار کو پیش آنے والے مسائل سے واقف ہو جاتے ہیں۔ مزید براں، اسکی وجہ سے کارکنان میں اتحاد اور ہم آہنگی کا جذبہ

Alhaidri Media Team
الحیدری میڈیا ٹیم
Scanned with CamScanner

پیدا ہوتا ہے۔ اسکے برعکس جانچ پڑتال یا تحقیقات کا مقصد کسی ایسے الزام یا مشتبہ واقعہ کی چھان بین کرنا ہوتا ہے، جو نظم ونسق کے وضع کردہ قوانین وضوابط کی خلاف ورزی کے مترادف ہو۔

ایک نگراں کی درج ذیل صفات بیان کی گئی ہیں:۔ ☆اپنے کام پر عبور، اس سلسلے میں کام سے متعلق ماہرانہ معلومات۔ ☆ذاتی لیاقت مثلاً رتبہ کا خیال ☆سمجھانے کی اہلیت، یعنی کارکنان پر تنظیم کے نقطۂ نظر کی وضاحت کی اہلیت۔ ☆اپنے کام سے حد درجہ محبت اور دوسرے کے اندر کام کا جذبہ پیدا کرنا۔ ☆ہمت اور قوت فیصلہ۔ ☆اخلاقی لحاظ و پاس۔ ☆انتظام وانصرام کی اہلیت۔ ☆تجسس اور ذہنی صلاحیت، یعنی ذہن رسا اور ذہن میں نئے خیالات کو قبول کرنے کی اہلیت۔

ٹیم ورک:۔ مل جل کر کام کرنے کو "ٹیم ورک" (Team work) کہا جاتا ہے۔ کسی بھی سطح کی باڈی اسی اصول پر قائم ہوتی ہے، اس لیے کہ جماعت یا تنظیم میں ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ہر شخص کی صلاحیت اور رجحان مختلف ہوتا ہے۔ ٹیم ورک میں ہر شخص کو اپنے رجحان کے مطابق صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کا موقع ملتا ہے۔ یہ اصول صرف تنظیم یا جماعت کے لیے خاص نہیں، ہر جاندار حتی کہ ہر مشین اسی اصول کے مطابق کام کرتا ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھ لیجیے کہ انسانی جسم میں کان، ناک، دل، گردہ، ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں انسان کے اعضاء کے طور پر موجود ہیں۔ یوں اگر ہم جسم کو ایک "تنظیم" قرار دیں تو یہ اعضاء اس کے ارکان ہیں۔ اب اگر انسان کے جسم کا کوئی عضو اپنا کام نہ کرے تو باقی سارے مل کر بھی اس کی جگہ نہیں لے سکتے، اسی طرح ہر عضو کا اپنا کام ہے۔ آپ کانوں سے سن تو سکتے ہیں لیکن دیکھنے کا کام نہیں لے سکتے۔ یہی "ٹیم ورک" ہے کہ ہر عضو اپنا کام کرتا ہے، جس سے ایک جسم فعال، متحرک اور موجود رہتا ہے۔ اس کے برعکس اگر تمام اعضاء کام نہ کر رہے ہوں تو انسان ایک "ڈھانچہ" رہ جاتا ہے۔ تنظیم کے تمام ذمہ داران اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور اپنا کام انجام دیں تو تنظیم نہ صرف قائم رہے گی بلکہ کامیابی سے ہمکنار ہوگی۔

تقسیم کاری۔ حد بندی۔ تنظیم سازی

ہر تنظیم اپنی منزل کی جانب گامزن رہتے ہوئے، جتنا عرصہ صرف کر چکی ہوتی ہے اور جس قدر فاصلہ طے کر چکی ہوتی ہے، اس عرصہ اور فاصلہ کو مدِّنظر رکھتے ہوئے، وہ تنظیم کام کے حجم و پھیلاؤ اور نوعیت وہیّت کے متعلق غور کر کے اس امر کا جائزہ لیتی ہے کہ اب اس تنظیم کے پاس کام کی طلب یا کھپت کتنی ہے اور بدلتے حالات یا گردش ارکان سے موجودہ وقت میں کام کی شکل اور صورت میں کس قدر تبدیلی آئی ہے۔ ان شاھدات اور تجربات کا اعتبار کرتے ہوئے کام کے حجم

Alhaidri Media Team
الحیدری میڈیا ٹیم
Scanned with CamScanner

اور پھیلاؤ کے لیے وہ ایک حد بندی وضع کرتی ہے، کہ کوئی کام کرنے کے اعتبار سے رہ نہ جائے۔ اور کام کی نوعیت اور ہیئت کی خاطر کام کو مختلف حصوں اور شعبوں میں بانٹ دیتی ہے، تا کہ کام بہر صورت ہوتا رہے۔ اسکا مقصود اصلی یہ ہوتا ہے کہ ہر طبقہ اور شعبہ میں وسعت کیساتھ کام چلتا رہے اور عرصہ اور فاصلہ سمٹ کر منزل قریب تر ہو اور منزل کے حصول کا خواب جس کی تعبیر میں تنظیم تشکیل دی گئی، وہ پائیہ تکمیل کو پہنچ کر کامیابی سے ہمکنار بھی ہو جائے۔

اس کے بعد کام کی ایک اور تقسیم باعتبار اسکے کرنے والے یعنی تنظیم کے ارکان کی، کی جاتی ہے۔ تنظیم کا ہر رکن شمولیت سے لیکر تادم آخر کام کا مکلف رہتا ہے، کہ وہ ہر وقت تنظیم کے کام میں مشغول رہتا ہے۔ اس کے علاوہ اسے خصوصی ذمہ داری بھی تفویض کی جاتی ہے، اس طرح اسکے ارکان دو حصوں میں بٹ جاتے ہیں، ایک کارکن اور دوسرا ذمہ دار، کہلاتا ہے۔

ذمہ داری کی نوعیت کام کی نوعیت کے اعتبار سے مختلف بھی ہوتی رہتی ہے اور بدلتی بھی رہتی ہے۔ تنظیم کے مختلف امور اور شعبہ جات کی تقسیم سے اسکے ذمہ داران کی تعداد اور وضائف میں فرق آتا رہتا ہے۔ تنظیم سالانہ یا خاص مدّت کی بنیاد پر اس امر کا جائزہ لیتی ہے، کہ اس مدت میں ارکان میں کتنا اضافہ ہوا اور کام کس قدر پھیلا۔ اس کے لیے، وہ ''رکنیت سازی مہم'' چلا کر ارکان کا تعین کر کے نئی ذمہ داریاں سپرد کرتی ہے۔ اس مرحلہ کو ''تنظیم سازی'' کا نام دیا جاتا ہے۔

تقسیم کاری : مختلف النوع کام کا تقاضا اس وقت شدّت اختیار کرتا ہے، جب کام کے لیے ذرائع اور وسائل بھی مختلف ہوں۔ علاوہ ازیں، کام کرنے کے مختلف اور نت نئے طریقے بھی پیدا ہو جائیں، تو ضرورت اس امر کی ہو جاتی ہے کہ اس کام کی ''تقسیم کاری'' پر توجہ دی جائے۔ لہٰذا، تنظیم میں مختلف شعبہ جات، ذیلی ادارے، صیغے اور ذیلی کمیٹیاں، اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ کام کی نوعیت اور وسعت میں بھی تبدیلی اور ترقی ہو رہی ہے۔ مثلاً ''ابلاغ'' (ایک کام) کے ذرائع کا جدّت اور ندرت کے ترقی پذیر مراحل سے گزرنا، اس بات کی نشاندہی ہے کہ اس کی تقسیم کاری کی جانب توجہ دی جائیں، لہٰذا ایک تنظیم اسکی تقسیم کاری پر اس طرح توجہ دیتی ہے کہ پرنٹ میڈیا (بصری ذرائع ابلاغ) اور الیکٹرانک میڈیا (سمعی و بصری ذرائع ابلاغ) دونوں کے لیے الگ الگ شعبہ جات ہوں، اسی طرح نشر و اشاعت کے لیے خبری اور ترسیلی اطلاعات کے صیغے الگ ہوں، دعوت نامے، اشتہارات، بینرز، کتب اور رسالہ جات کی اشاعت اور ترسیل کیلئے علیحدہ ادارے قائم ہوں اور پیغامات اور جماعتی و غیر جماعتی حالات سے واقفیت کے امور کے لیے بھی الگ الگ کمیٹیاں اور اسکے منتظمین (سیکیٹریز) ہوں۔

Scanned with CamScanner

اسکے علاوہ کام کی انجام دہی کے لیے دیگر مادّی وسائل یعنی مالیات کا ایک الگ شعبہ ہو اور اسکے استعمال کیلئے الگ ادارہ قائم ہو جو محدود وسائل سے لامحدود مسائل کے حل کے فارمولے پر عمل پیرا ہو کر تنظیم کے وسائل کا صحیح استعمال کر کے اور مسائل کو ان دستیاب وسائل سے حل کرنے کی ہمہ وقت جدوجہد اور منصوبہ بندی کر کے تنظیم کے کام کو آگے بڑھائے اور تنظیم اپنے کام کو اسکے مطابق کے وسائل اور ذرائع سے کر کے باقی وسائل اور ذرائع دوسرے کام کیلئے بچا سکے۔

اسی طرح ہر تنظیم میں ہر طرح کے افراد شمولیت اختیار کرتے ہیں یا ان کو شامل کرنے کی سعی کی جاتی ہے، اس بناء پر مختلف صلاحیتوں اور مختلف شعبہ جات سے منسلک افراد اس تنظیم سے وابستہ ہو جاتے ہیں یا تنظیم کو ان سے واسطہ پڑتا ہوتا ہے۔ مثلاً علماء عظام، طلباء کرام، صحافی، انجینئرز، ڈاکٹر، وکلاء حضرات وغیرہ، میں سے ہر ایک کے لیے ایک الگ شعبہ یا ادارہ قائم کیا جاتا ہے، جو انہیں طبقوں پر مشتمل ہوتا ہے اور کام جو کہ سب کیلئے ہوتا ہے، لیکن ان مذکورہ بالا میں سے ہر ایک اپنے اپنے ہنر اور اپنی اپنی قابلیت کے اعتبار سے اپنے طریقے پر کام کرنے کا خواہشمند ہوتا ہے، جسکی تنظیم ایک حد تک اجازت دیتی ہے، جسکا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ”کام ہو جائے“۔

اسی طرح کام کی طلب اور کھپت کے اعتبار سے بھی خصوصی کمیٹیاں بنائی جاتی ہیں۔ جس کا مقصد ہدف کے حصول کو آسان بنانا اور کام کے توازن کو برقرار رکھنا ہوتا ہے۔ کام کی طلب اور کھپت میں تبدیلی بھی تنظیم کو تقسیم کاری پر مجبور کرتی ہے۔

حلقہ بندی: حلقہ (یونٹ) سے وہ خاص جغرافیائی حد یا دائرہ مراد ہے، جس میں تنظیم کے متعین کردہ ارکان کام سرانجام دیتے ہیں۔ کام کے پھیلاؤ اور وسعت کا اعتبار کرتے ہوئے ہر تنظیم اس امر کا لحاظ رکھتی ہے کہ ایک کام کی سرانجام دہی کے لیے کتنے ارکان کی ضرورت ہے۔ کام کی نوعیت اور وسعت کے اعتبار سے ارکان کی تعداد مقرر کی جاتی ہے، تاکہ ہر کام وقت مقررہ پر با آسانی ہو سکے۔ بالائی نظم یعنی مرکز کے اعتبار سے حلقہ یا یونٹ سب سے چھوٹی اکائی ہوتی ہے، اس سے اوپر تحصیل، ٹاؤن، سیکٹر اور اوپر کی جانب ضلع، ڈویژن اور صوبہ جات مل کر ایک مرکزی اکائی کے تحت ایک تنظیمی ڈھانچہ کی شکل اختیار کرتی ہے، جس کے مجموعہ کو ایک تنظیم کہا جاتا ہے۔ گویا حلقہ وہ بنیادی اکائی ہے، جو پوری تنظیم کی سب سے چھوٹی تقسیم باعتبار ایک خاص جغرافیائی حد اور ایک خاص تعداد کے تعین کے ساتھ مل کر جہاں تک تنظیم کی وسعت اور پھیلاؤ ہے، دیگر اکائیوں سے ملکر تنظیم کے ڈھانچہ کو مکمل کرتی ہے۔ ہر حلقہ کی شناخت ظاہر کرنے کے لیے اسے ایک نام دیا جاتا ہے اور یہ نام عموماً اسلامی اساسی شخصیات کے نام سے رکھے جاتے ہیں۔

تنظیم سازی: تقسیم کاری اور حلقہ بندی کے نتیجے میں یہ ضروری ہوتا ہے کہ اب تنظیم سازی پر توجہ دی جائے۔

Alhaidri Media Team الحیدری میڈیا ٹیم
Scanned with CamScanner

تنظیم سازی سے قبل رکنیت سازی کا مرحلہ طے کیا جاتا، اس کا اعتبار، ارکان کے تعداد میں اضافہ یا کمی اور کام کی طلب اور کھپت کو مدنظر رکھ کر کیا جاتا ہے۔ رکنیت سازی کے مرحلہ کو "رکنیت سازی مہم" کا نام دیکر سالانہ بنیاد پر مکمل کر کے اس کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ اس مدت میں ارکان کی تعداد میں کیا کمی بیشی ہوئی اور کام کس قدر پھیلا یا سمٹا۔ جسکے لیے ایک فارم بنام "رکنیت فارم"، تقسیم کیا جاتا ہے، جس میں تنظیم کے اغراض و مقاصد اور مختصر تعارف درج کیا جاتا ہے۔ رکنیت فارم پر کرنے والا تنظیم کا باقاعدہ رکن کہلاتا ہے۔ ارکان کے تعین کے بعد ہر حلقہ کے لیے الگ الگ کابینہ (باڈی) تشکیل دی جاتی ہے اور ان کے ذمہ داران کا انتخاب کیا جاتا ہے۔

ذمہ دار کی اہمیّت اور اسکے حقوق:

کسی کام کو اجتماعی طور پر سرانجام دینے کی غرض سے کمربستہ ہو کر نکلنا جماعت کہلاتا ہے، جس میں مختلف امور اور شعبہ جات کے لیے الگ الگ ذمہ داری لگائی جاتی ہے، جو ایک تنظیم کے لیے ضروری ہے۔ اسکے متعلق آپ ﷺ کا ایک ارشاد ہے کہ: اِذا خَرجَ ثَلاثَة فِی سَفَرٍ فَلْیامّروا احَدَهم ۔(سنن ابی داوٗد) جب تین اشخاص کسی سفر کے لیے نکلیں تو وہ اپنے میں سے ایک کو اپنا امیر بنالیں۔

تنظیم کی ضروریات، شعبہ جات اور کام کی تقسیم کر کے تنظیم کے ارکان ہی میں سے کسی رکن کو ذمہ داری دی جاتی ہے۔ ،تا کہ نظم برقرار رہے اور کام خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے انجام کو پہنچ سکے۔ ذمہ داری کا عمل ایک حلقہ (یونٹ) سے شروع ہو کر مرکز تک جا پہنچتا ہے اور جس کے ذمہ جو کام سپرد ہو وہ اس کام کا امین ہوتا ہے کہ وہ اسے بخوبی نمٹائے اور تنظیم پر لازم ہے کہ وہ اس کے لیے اہل افراد کا چناؤ کرے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ: اِنَّ اللّٰہَ یَامُرُکُم اَن تُوَدُّوا الاماناتِ الیٰ اَھلِھا۔ کہ اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کے سپرد کرو۔

پھر اس ذمہ دار پر بھی لازم ہوتا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری امانت اور عدل کیساتھ نبھائیں۔ اسی ایت میں آگے ارشاد ہے کہ : وَاِذا حَکَمْتُم بَینَ النّاسِ اَن تَحکُموا باالعَدل ۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ: اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کیساتھ کرو۔

تنظیم میں ذمہ داری کا ملنا ایک امانت ہے، جس کا لوٹانا اس پر فرض ہے۔ یعنی اپنے ذمہ لگے کام کو جماعت کی خواہشات (دستور) کے مطابق سرانجام دینا اس کے لیے ضروری ہے۔ اس سے متعلق ایک حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ: کوئی امیر جو مسلمانوں کے معاملات کا کوئی منصب سنبھالے، پھر اس کی ذمہ داریاں ادا کرنے کے لیے جان نہ لڑائے

Scanned with CamScanner

اور خلوص کے ساتھ کام نہ کرے وہ مسلمانوں کے ساتھ جنت میں قطعاً داخل نہ ہوگا۔ (مسلم)

عہدہ طلبی کی مذمت:

تنظیم میں عہدہ ملنا باعثِ سعادت بھی اور باعثِ شکر بھی۔ عہدہ ایک امانت ہے اور تنظیم کو اس کے لیے حکم ہے کہ وہ یہ منصب اس کے اہل افراد کو (مشاورت کے عمل کے بعد) سپرد کریں۔ تنظیم کے لیے لازم ہے کہ عہدہ اس شخص کو مت سونپے جو اس کا حریص ہو یا اس کا مطالبہ کرے۔ ایک روایت میں ارشاد ہے کہ: خدا کی قسم ہم اپنی اس حکومت کے کسی کام پر کسی ایسے شخص کو مقرر نہیں کرتے جو اس کی درخواست کرے یا اس کا حریص ہو۔ ایک حدیث میں عہدہ طلبی کو خیانت سے تعبیر کیا گیا۔ اس روایت میں بیان کیا گیا کہ: ہمارے نزدیک تم میں سب سے بڑا خائن وہ شخص ہے جو اس کا خود طالب ہو۔

یاد رہے......! عہدہ طلب کرنا اور کسی کام کو اپنے ذمہ لینا، ان دونوں میں فرق ہے۔ عہدہ طلبی ایک خیانت ہے جبکہ کام کو اپنے ذمہ لینا اچھی روایت۔ پیارے نبی کریم ﷺ نے بعض موقعوں پر صحابہ کرامؓ کے اس اقدام کی تحسین بھی کی اور دعا بھی دی۔ جب آپ ﷺ نے کسی موقع پر کوئی کام پیش کیا اور اعلان فرمایا کہ کون یہ کام کرے گا تو ہر ایک ہاتھ بلند کرتا اور آپ ﷺ کسی ایک کے ذمہ وہ کام سونپ دیتے اور اس کے لیے دعا فرماتے۔ ہر ایک کارکن کا اپنے آپ کو کسی کام کیلئے پیش کرنا، جہاں اس کارکن کا یہ اعلان ہے کہ "میں کارکن ہوں" وہی ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرنے کا سنہری موقع بھی۔ عہدہ کسی تنظیم میں اس عہدیدار کیلئے جہاں ایک ذمہ داری وہی اعمال کے حساب کتاب کے اعتبار سے ایک بوجھ بھی۔ بارِ ذمہ داری اپنے کاندھے پر لادنا اتنا آسان نہیں جتنا کہ اس کا مطالبہ کرنے والا سمجھتا ہے۔

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ: جو شخص حکمراں ہو اس کو سب سے زیادہ بھاری حساب دینا ہوگا اور وہ سب سے زیادہ سخت عذاب کے خطرے میں مبتلاء ہوگا اور جو حکمراں نہ ہوگا اس کو ہلکا حساب دینا ہوگا اور اس کے لیے ہلکے عذاب کا خطرہ ہے۔ سیدنا عمر فاروقؓ فرماتے تھے کہ: دریائے فرات کے کنارے ایک بکری کا بچہ بھی اگر ضائع ہو جائے تو مجھے ڈر ہے کہ اللہ مجھ سے باز پرس کرے گا۔ (کنزل العمال)

اسی طرح ذمہ داری سے غفلت برتنے کی بھی سخت سرزنش کی گئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی والی، جو مسلمانوں کی رعیت کے معاملات کا سربراہ ہو، اگر اس حالت میں مرے کہ وہ ان کے ساتھ دھوکا اور خیانت کرنے والا تھا، تو اللہ اس پر جنت حرام کردے گا۔

Scanned with CamScanner

قیادت کے فرائض اور اوصاف:

تنظیم میں "قائد" کی وہی حیثیت ہوتی ہے جو جسم میں دماغ اور گاڑی میں ڈرائیور کی ہوتی ہے۔ تنظیم کو چلانے اور اس کے لیے وسائل کا معقول انتظام کرنے کا براہ راست وہی ذمہ دار ہوتا ہے۔ تنظیم کی کامیابی، ناکامی اور ترقی وتنزلی کا بہت کچھ انحصار اسی پر ہے۔ تنظیم کے کارکنان، ذمہ داران، احباب، معاونین اور ہمدرد وہم ذہن افراد کو مطمئن رکھنا اور ان سب کا تعاون حاصل کرنا اسی کے ذمہ ہوتا ہے۔ تنظیم کا معیار، ماحول اور نظم وانضباط اسی پر منحصر ہے۔

اس قدر وسیع اور ہمہ گیر ذمہ داریاں اٹھانے اور اس منصب کے شایان شان ہونے کیلئے ظاہری بات ہے کہ اس کے اوصاف بھی مندرجہ ذیل ہونے چاہییں:-

☆اعلیٰ سیرت وکردار ☆غیر معمولی احساس ذمہ داری ☆فرض شناسی، لگن اور انہماک سے خود کام کرنے اور کارکنان وذمہ داران میں بھی یہی خوبیاں پیدا کرنے کی فکر ☆ مردم شناسی، معاملہ فہمی اور قوت فیصلہ ☆انتظامی صلاحیت ☆ خوش اخلاقی وملنساری ☆ صبر واستقلال ☆ معیار اور تنظیم کو آگے بڑھانے کی ہمہ وقت فکر ☆ ہمدردی وخیر خواہی ☆ خندہ پیشانی سے تنقید برداشت کرنے، معترضین کو مطمئن کرنے اور جماعتی احباب کے مشورے پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی صلاحیت ☆علمی لیاقت، تجربہ اور مطالعہ ومشاہدہ کا شوق ☆تعاون کرنے اور دوسروں کا تعاون حاصل کرنے کا سلیقہ ☆ خود اعتمادی اور دوسروں کو اعتماد میں لینے اور سب کا اعتماد حاصل کرنے کی صلاحیت ☆ جانب داری، تعصب اور گروہ بندی سے پرہیز اور حق وانصاف کا پاس ولحاظ ☆اصول وضوابط کی سختی سے پابندی اور دوسروں کو پابند بنانے کی کوشش۔

تنظیم کی قیادت کا مندرجہ بالا اوصاف سے متصف ہونا، خود اس تنظیم کے معیار، شان وشوکت اور کامیابی کی ضمانت ہے۔ تنظیم کے منتظم اعلیٰ کو "قائد" کے نام سے پکارنے کی غرض بھی یہی ہوتی ہے کہ وہ ان تمام اوصاف اور فرائض میں جو ایک معیاری تنظیم کے لیے ضروری شمار کیے جاتے ہیں، میں آگے آگے ہوتا ہے اور لوگ اس تنظیم کو اس کے قائد سے اس اعتبار سے منسوب کرتے ہیں کہ انہیں پہلے پہل یہی "راہنما" نظر آتا ہے جو سب سے آگے دیکھائی دیتا ہے۔ اسی بناء پر ایسے راہبر کو قائد جسکا معنیٰ "آگے ہونا، پیش قدمی کرنے والا اور سیادت کرنے والا ہے" کہتے ہیں۔

ایک تنظیم کا قائد نہ صرف ان اوصاف میں پیش پیش ہوتا ہے، بلکہ اس کے پیچھے اس کے ارکان، تنظیم کا پورا نظم ونسق اور اس کا پروگرام اور مشن ہوتا ہے، جسکی نگرانی، سیادت، انتظام وانصرام، باز پرس، تشکیل اور تکمیل کا وہ ذمہ دار ہوتا ہے۔

تنظیم میں قائد ایک راہنما کی حیثیت سے ایک ملاح کی طرح دوران سفر کے نشیب وفراز سے نہ صرف آگاہ کرنے والا

Alhaidri Media Team
الحیدری میڈیا ٹیم
Scanned with CamScanner

ہوتا ہے، بلکہ بادبان کی مانند طوفان اور بھنور سے جماعت کو نکالنے کا ذمہ دار بھی۔ جماعت اور کارکنان کی نگہبانی کے فرائض ایک ''باغبان'' کی طرح کونپل کے پھوٹنے سے پھل کے پک کر ٹوٹنے تک کے عمل کی ذمہ داری بھی اسی کے سر ہوتی ہے۔ اسی طرح قائد ایک راہبر کے طور پر جماعتی کارواں کو نہ صرف رواں دواں رکھنے کی سیادت کرتا ہے، بلکہ ایک ''سائبان'' بن کر مشکلات و مصائب کی دھوپ سے جماعت کے لیے سایہ فراہم کرنے کا بھی ذمہ دار ہوتا ہے۔

الغرض، تنظیم میں قائد نہ صرف تنظیمی معاملات میں کارکنان اور تنظیمی امور کی نگرانی کے فرائض سرانجام دیتا ہے، بلکہ وہ تنظیم اور اس کے پیغام کو عام کرنے کے حوالے سے ایک علامت کے طور پر بھی پہچانا جاتا ہے۔

قیادت پر اعتماد اور اسکا احترام:

قیادت پر اعتماد کے لیے اسکی حیثیت جاننا ضروری ہے اور احترام اس کے لیے شرط اول۔ دل اور ظاہر میں اس کا احترام کرنے سے ''اعتماد سازی'' از خود بڑھتی ہے۔ قائد سے احترام کا رشتہ مضبوط ہو تو اس کے فیصلوں پر اعتماد فطری طور پر ہو ہی جاتا ہے۔ لہٰذا ہر کارکن اور ذمہ دار کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنی قیادت سے محبت اور احترام کے رشتہ کی رسی مضبوطی سے تھامے رکھے۔ اس کی تلقین خود ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ نے اس طرح فرمائی۔: تمہارے بہترین سردار (قائد) وہ ہیں، جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں اور جن کو تم دعائیں دو اور وہ تمہیں دعا دیں۔ (مسلم)

یعنی اس قیادت اور اسکے احکام و ہدایات پر اعتماد، فرمانبرداری اور احترام کے ساتھ ساتھ اس کی شخصیت اور ذات سے محبت اور الفت والا تعلق بھی قائم ہونا چاہیے۔ یہ تعلق دو طرفہ ہونا ضروری ہے اور یہ صرف مجلس، اجلاس، پروگرام اور جلسوں میں نہیں، بلکہ غائبانہ طور پر وہ ایک دوسرے کیلئے خیر کی امید اور دعاؤں کا تبادلہ کریں۔ قیادت کے فیصلے اور ہدایات پر عمل کرنے کا ہمیں قرآن اور حدیث میں جہاں سخت تاکید کی گئی وہی حکم عدولی پر سخت سرزنش بھی کی گئی۔ ارشاد ربانی ہے کہ: اے ایمان والوں! اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور اپنے معاملات کے امیر کی بھی۔ قائد اگر کارکن سے طبعی اور جماعتی اعتبار سے عمر میں چھوٹا بھی ہو تب بھی اعتماد، احترام اور فرمانبرداری اس کے لازمی ہے۔ پیارے نبی کریم ﷺ نے امیر کی اطاعت پر زور دیتے ہوئے فرمایا۔۔: ایک مسلمان پر سمع و طاعت لازم ہے، خواہ برضا و رغبت کرے یا بکراہت، تاوقتیکہ اسے معصیت کا حکم نہ دیا جائے، پھر جب اس کو معصیت کا حکم دیا جائے تو نہ سمع ہے نہ طاعت۔ (بخاری و مسلم)۔۔ دوسری جگہ فرمایا۔۔: اگر تم پر کوئی نکٹا غلام بھی امیر بنا دیا جائے جو کتاب اللہ کے مطابق قیادت کرے تو اسکی سنو اور اطاعت کرو۔ (مسلم)

Alhaidri Media Team
الحیدری میڈیا ٹیم
Scanned with CamScanner

مشورہ کی اہمیت:

ہر جماعت کی کامیابی مشورہ سے کام کرنے میں ہے، کیونکہ اجتماعی طور پر کام کرنے سے پہلے آپس میں مشورہ کرنا بہت ضروری ہے۔ مشورہ کی حیثیت "نقشہ" کی سی ہے۔ اگر آپ مکان تعمیر کرنا چاہتے ہیں تو پہلے آپ کو مکان کا نقشہ بنانا ہوگا، بغیر نقشہ کے مکان کی تعمیر صحیح طریقہ سے نہیں کر سکتے اور پھر اجتماعی پروگرام انفرادی سوچ سے کئی درجہ بہتر ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں مومنین کے اس امتیازی صفت کو اس طرح تعبیر فرمایا ہے۔ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ۔ ترجمہ: اور ان سے خاص خاص باتوں میں مشورہ کیجیے۔ دوسرے مقام پر اس طرح ہے۔ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ۔ اور ان کا ہر کام (جس میں بالتعیین نص نہ ہو) آپس کے مشورہ سے ہوتا ہے۔ جماعت نام ہی باہمی مشورہ کرنے کا ہے۔ اگر کسی جماعت کا کوئی ساتھی مشورہ لینے سے بے پرواہ ہو تو وہ تنظیم بہت جلد تنزل کا شکار ہو جاتی ہے۔ اگر مشورہ سے کام چلایا جائے تو اس میں اللہ تعالیٰ بھی راضی اور اتباع سنت کا اجر بھی ملتا ہے۔ مشورہ جماعت کے لیے بہت ضروری ہے، شوریٰ کی مثال مکان کے چھت کی سی ہے، اگر آپ چار دیواری بنالیں اور چھت نہ ڈالیں تو آپ بارش اور آندھیوں سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ ہر رائے دہندہ کو یہ پیش نظر رہے کہ اجلاس میں رائے ایک امانت ہے اور امانت لوٹانا واجب۔ لہٰذا مجلس مشاورت میں جو رائے جماعت کے لیے بہتر سے بہتر ہو اسے پیش کرنا ضروری ہے۔ یہ کہہ کر ٹال دینا کہ "جو برابر والے نے کہا وہ میری بھی رائے ہے"، مناسب نہیں۔ بلکہ اس کے لیے پہلے سے ایجنڈے پر تیاری ہو۔ جان کر دوسری رائے دینا یا غلط رائے دینا خیانت ہے۔ ۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کو کسی غلط بات کا مشورہ دیا، جس کے متعلق وہ خود جانتا ہو کہ صحیح بات دوسری ہے، تو اس نے دراصل اس کے ساتھ خیانت کی۔

اختلاف اور مخالفت:

کوئی کام یا عمل جب زیادہ کے درمیان مشترک ہو تو وہ "معاملہ" کہلاتا ہے۔ اور کسی کام کے معاملہ میں رائے کے الگ الگ ہونے کو "اختلاف رائے"۔ اختلاف رائے (جس کا مظاہرہ مشورہ کے دوران ظاہر ہوتا ہے) اس اعتبار سے رحمت ہے کہ۔ ا۔ کام کے مختلف پہلو اس میں نمایاں ہوتے ہیں۔ ۲۔ ہر شریک کی رائے سے مشورہ (جو کہ حکم بھی اور سنت عمل بھی ہے) کا عمل شامل ہو جاتا ہے، جو جماعت کی کامیابی کے لیے لازمی ہے۔ ۳۔ ہر رائے دہندہ کی ذہنی صلاحیت سامنے آجاتی ہے۔ ۴۔ ہر کام کا متبادل بھی ذہن میں نقش ہو جاتا ہے۔ ۵۔ ایک ہی کام کو مختلف زاویے سے دیکھنے کا موقع مل جاتا ہے۔ ۶۔ ایک کام سے اور بہت کام نکل آتے ہیں (اس طرح بہت سے کام کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔)

الحیدری میڈیا ٹیم
Alhaidri Media Team
OPPO F15 · ©Durrani Bhai212
Scanned with CamScanner

کسی پیش آمدہ ''معاملہ'' پر ''اختلاف رائے'' اور صدر مجلس کا کسی ایک رائے پر اتفاق کر کے فیصلہ صادر کرنا، یہ تنظیم کا حسن بھی ہے اور مقصد وجود بھی۔ مگر کبھی کسی رائے پر (دوسرے کی رائے تسلیم نہ کر کے) اصرار کے ساتھ بضد ہو جانے سے مخالفت کا عنصر پیدا ہو کر ماحول اختلافی بن جاتا ہے، جو کسی صورت مقصود نہیں۔ اختلاف رائے ''رحمت'' ہے، یہ ہمارے پیارے نبی ﷺ کا فرمان ہے، جس میں شک کی گنجائش نہیں۔ اسے زحمت بنانے سے وہ کام جس پر رائے کا تبادلہ بروئے عمل لایا گیا وہ ''کام'' بھی زحمت بن کر وبال بن جاتا ہے۔ کہ اس کے کرنے والا اپنی رائے کے برعکس اور دوسرے کی رائے پر عمل درآمد سمجھ کر (جو اسے ناگوار لگتا ہے) نہیں کرتا، پھر اس طرح نہ کام ہوتا ہے اور نہ ہی کام کرنے والا رہتا ہے۔ صحابہ کرام کا عمل یہ بتلاتا ہے کہ اختلاف رائے کا اظہار اس وقت تک درست ہے جب تک کسی امر کا فیصلہ نہ ہو۔ جب فیصلہ ہو جائے تو اپنی رائے کو بھول کر عمل ہی کرنا مناسب ہے۔

اختلافی فضاء میں کام کرنے کے اصول:

۱۔ جماعتی احباب کے اتحاد کو ہر قیمت برقرار رکھا جائے۔ ۲۔ اصولوں پر سب اتفاق کریں۔ ۳۔ دوسرے کے بارے میں حسن ظن سے کام لیا جائے اور غلطی اپنی ذات کی طرف منسوب کی جائے۔ ۴۔ اختلاف ونزاع میں ادب کا پہلو اختیار کیا جائے۔ ۵۔ جدل ومکابرات سے پرہیز کیا جائے۔ ۶۔ یہ خیال رکھا جائے کہ امر صواب ایک ہی نہیں، مختلف بھی ہو سکتے ہیں۔ ۷۔ اتفاقی امور میں تعاون اور اختلافی امور میں ایک دوسرے کو معذور سمجھا جائے۔ ۸۔ مشترکہ دشمن کے سامنے متحد رہا جائے۔ ۹۔ آفاق عمل کو وسعت دی جائے۔ ۱۰۔ گمراہوں کے حق میں افسوس کا اظہار کیا جائے، اس پر تشنیع نہ کی جائے۔

آغاز کار سے انجام کار تک:

☆ ہر کام کی شروعات اللہ تعالیٰ کے مبارک نام سے ہو، جس نے اس کام کے کرنے کی توفیق بخشی۔ کام شروع کرتے وقت دماغ یا کاغذ میں درج ہو کہ ''کیا کرنا ہے''۔ یعنی اس کام کے متعلق مکمل منصوبہ بندی اور تیاری کے ساتھ کام کا آغاز کرنا چاہیے۔ ضروری یا میسر اسباب اور وسائل کے ساتھ کام شروع کریں اور اللہ پر بھروسہ کریں کہ اس کام میں ضرور آسانی اور مدد فرمائے گا۔ ''فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ''۔

☆ کسی کام کو ہلکا، آسان یا چھوٹا مت سمجھیں، کہ مبادا...... وہ کام تیرے لیے وزن دار، مشکل تر یا ہیولا بن کر تجھے کام کرنے ہی سے غافل کر دے اور نہ ہی کسی کام کو اتنا مشکل، وزنی یا بڑا جان کہ اس سے معتوب ہو کر وہ کام ہی آپ کرنہ

Alhaidri Media Team
الحیدری میڈیا ٹیم
Scanned with CamScanner

پائیں۔ اسلئے کہ کسی کام کا چھوٹا یا بڑا، مشکل یا آسان اور ہلکا یا وزنی ہونا'' کام کرنے والے'' پر ہوتا ہے۔ خود'' کام'' بس ایک کام ہی ہوتا ہے۔ کارکن کی صلاحیت، عزم اور اسکے ارداہ پر کام کی نوعیت کا انحصار ہوتا ہے۔

☆ کام میں سستی کا مطلب کام سے اپنی چھٹی کرانا۔ سستی کی پہلی علامت ''نہیں ہوتا یا نہیں ہوگا'' کہنا ہے۔ اس طرح معذوری کا اظہار'' کام کے نہ ہونے کا ایک سبب بنتا ہے، جو کہ بعد میں جاکر'' بزدلی'' میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ اسی بناء پر ہمارے پیارے نبی ﷺ نے بالترتیب ایک دعا میں ان سے بچنے کی تاکید کے طور پر ان سے پناہ طلب کرنے کی تلقین فرمائی کہ: اللھم انی اَعُوذُبِکَ مِنَ العِجزِ والکَسلِ والجُبن۔ ترجمہ: اے اللہ میں پناہ طلب کرتا ہوں تجھ سے عاجزی، کاہلی اور بزدلی کے متعلق۔

☆ کارکن تنظیم کی جانب سے کسی کام کے ملنے کے انتظار کے ساتھ ساتھ اسکا مطالبہ بھی کرتا رہے اور کام کے ملنے پر ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی حرص بھی کرے، اس لیے کہ نیک کام میں سبقت اور حرص سے شوق بھی بڑھتا ہے اور ہر وقت چاق و چوبند رہنے کا موقع بھی، جسکی ہر تنظیم کو اپنے کارکنوں سے تمنا ہوتی ہے۔ اس طرف ہمارے پیارے نبی ﷺ نے اس طرح تلقین فرمائی کہ: اِحرِصْ علیٰ یَنفَعُکَ واستَعِن باللہ ولاتعجِز۔ ترجمہ: مفید کاموں کی حرص کر اور اللہ سے مدد طلب کر اور عاجزی کا مظاہرہ نہ کر۔

☆ ہر کام کی انجام دہی اس طرح ہو کہ جیسا کہ اسکا حق ہے، یعنی اس کام کے متعلق جیسے تنظیم اور قیادت کی طرف سے ہدایات ہوں، اسی طرح اس کام کو انجام دینا چاہیے اور اپنے کام میں انہماک، لگن اور محنت کا عنصر شامل کرکے انجام دیں۔ یہی منشاء اللہ تبارک و تعالیٰ کی بھی ہے کہ'' جو کام تجھے سونپا جائے اسے نہایت اہتمام، ایمانداری اور خلوص کیساتھ کر''۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ اللہ یُحِبُّ اِذاعَمِلَ اَحدُکُم عملاً اَنْ یَتقنہ۔ ترجمہ: اللہ کو یہ بات پسند ہے کہ تم میں سے جو شخص کوئی کام کرے تو اسے نہایت پختگی سے انجام دیں۔

☆ کام کے دوران کا ایک ایک لمحہ اور وقت قیمتی ہوتا ہے۔ اس میں دل، دماغ اور توجہ کا بھٹک جانا کام کے معیار میں فرق لاسکتا ہے۔ لہٰذا اس دورانیہ میں اپنی پوری قوت، صلاحیت اور لمحہ بالمحہ اس جانب صرف کرنا چاہیے۔ کارکن کے شب وروز اسکے نہیں ہوتے، اس لیے کہ اسکے کام کا تقاضا ہی یہی ہے کہ نہ دن رات کا فرق کیا جائے اور نہ ہی رات دن کا حساب وشمار۔ یہ اس لیے ممکن ہے کہ کارکن کے ہر وقت کی حرکت، طرزِ زندگی اور اسکا پورا جسد خود ایک جماعتی پیغام ہے، جو دوسروں کو دعوت دینے کیلئے ہمہ وقت مشغول رہتا ہے۔ لہٰذا ایک کارکن کے لیے ایک دقیقہ بھی غافل ہونا کام سے

Alhaidri Media Team
©Durrani Bhai313
Scanned with CamScanner

غفلت برتنے کے مترادف ہوگا۔

☆ کارکن اپنے ذمہ سپرد کردہ کام کا ہر وقت ہر زاویے سے جائزہ بھی لیتا رہے۔ جائزہ سے مراد کام کے مختلف پہلوؤں پر اس اعتبار سے اپنے آپ کو غور و فکر اور تنظیم کو جانچ پڑتال کی دعوت دینا کہ کام کرنے کے متعلق سمت، طریقہ اور ذرائع کا درست استعمال ہو رہا ہے یا نہیں، تا کہ کام بخوبی سرانجام پائے۔ کام کے اختتام پر باقی ارکان اور تنظیم کے سامنے اسی جائزہ کیلئے اپنے آپ کو پیش کرنا احتساب کا عمل کہلاتا ہے۔ جس کا مقصد صرف اور صرف کام کو مزید بہتر سے بہتر کرنا ،غلطیوں کا کم سے کم ہونا، وسائل اور قوت کا صحیح استعمال اور حفاظت کرنا اور ہر دوسرے کیلئے یہ مثال قائم کرنا کہ ہماری تنظیم کا نظم و ضبط معیاری ہے۔ اسطرح کا مثالی کارکن ایسی معیاری تنظیم میں جڑ کر مضبوط منصوبہ کیساتھ اپنے ٹھوس موقف سے چہار دانگ عالم کو مسخر کر سکتا ہے۔

☆ دین کے کاموں میں اللہ خود مدد فرماتا ہے اور ساتھ دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: يَـا اَيُّهَـا الَّـذِيْـنَ اٰمَـنُـوا اِنْ تَـنْـصُرُ اللّٰهَ يَنْصُرْكُم وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُم. ترجمہ: اے ایمان والوں! جب تم اللہ کی مدد کرو تو اللہ تمہاری مدد فرمائے گا اور تمھیں ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔ باقی رہی بات دین کے راستہ میں سختی، مصائب اور آلام کا آنا گھبرانے کا موجب نہیں، اس سے کام اور کام کرنے والے کی شخصیت میں نکھار آتا ہے اور کھرے کوٹے اور سچے جھوٹے کی پہچان بھی انہیں سختیوں، مصائب اور آلام کی مرہون منت ہے، بشرطیکہ ہمت نہیں ہارنی، جو کہ مایوسی کی جانب لے جاتی ہے اور مایوس لوگ بہت جلد ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ اِنْ تَكُونُوْا تَاْلَمُونَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُونَ كَمَا تَاْلَمُونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ۔ ترجمہ: اور تم ان لوگوں (یعنی دشمن) کا پیچھا کرنے میں کمزوری نہ دکھاؤ، اگر تمہیں تکلیف پہنچی ہے تو ان کو بھی اسی طرح تکلیف پہنچی ہے جیسے تمہیں پہنچی ہے، اور تم اللہ سے اُس بات کے امیدوار ہو جس کے وہ امیدوار نہیں۔

اس آیت میں یہ بتایا گیا کہ "راہِ حق میں رنج، الم، اور تکلیف اس امید سے سہہ لینا کہ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے راحت ،مسرّت اور شادابی عطا فرمائے گا، تو یہی امید تیری ہمّت اور بڑھانے کا سبب بن جائے گا"۔ ہمّت ہارنا تکالیف کا احساس زیادہ بڑھاتا ہے۔ باطل اس امید کی نعمت سے محروم ہوتا ہے، اسلئے وہ جلد دب جاتا ہے۔ اس کا ساز و سامان ،وسائل اور ذرائع کے انبار اور ڈھیر اس کے مٹ جانے میں ساتھ نہیں دیتے، جبکہ حق والوں کے پاس یہی نعمت انکی طاقت بن کر انہیں بے سروسامانی اور وسائل و ذرائع کی کمی کے باوجود باطل پر فائق بنا دیتی ہے۔ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ

Alhaidri Media Team
الحیدری میڈیا ٹیم
OPPO F15 · © Durrani Bhai313
Scanned with CamScanner

غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً.

یاد رکھیے ! انسان کا کام صرف اور صرف جدو جہد اور عمل ہے۔اس جدو جہد کا نتیجہ کیا نکلتا ہے؟ کب نکلتا ہے؟ اور کیسے نکلتا ہے؟ یہ انسان کے بس میں ہے نہ اس کا انسان مکلّف و پابند ہے۔ تنظیم کا ہر فرد چاہے کارکن ہو یا ذمہ دار وہ جماعت/ تنظیم کا کام،اصول وضوابط اور طریقہ کار کے مطابق کرے۔ ہمارا ایمان ہے کہ صحیح نیت کے ساتھ جو عمل کیا جائے اس میں اللہ کی رضا اور مدد دونوں شامل ہوتی ہیں۔اب اگر اللہ کو منظور ہوا تو نتیجہ بھی آپ کے سامنے آئے گا،اگر اللہ کو یہ منظور نہیں کہ نتیجہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں تو یہ یقین رکھئے کہ آپ اپنے حصے کا کام کر چکے۔جس کا اجر اللہ آپ کو ضرور ملے گا۔اس موقع پر مفکر اسلام مولانا ابوالکلام آزاد کا یہ قول ہمارے لیے راہنما اصول کی حیثیت رکھتا ہے۔

”کسی بھی تحریک/تنظیم کی منزل ایک لیکن سفر دو طرح کے ہوتے ہیں۔ایک مقصد کا سفر،دوسرا تحریک سے وابستہ افراد (کارکن) کا سفر۔بظاہر مقصد کا سفر اگر منزل (کامیابی) تک پہنچ جائے تو افراد کا بھی یہی مقصود ہے۔لیکن افراد کا سفر صرف کا حصول نہیں۔افراد کے لیے ضروری ہے کہ وہ مقصد کی طرف اپنا سفر جاری رکھیں۔تمام صعوبتیں برداشت کر کے،رکاوٹوں اور مشکلات کو عبور کر کے.........سفر میں کوئی کسر نہ چھوڑیں.........رستے میں تھک ہار کر نہ بیٹھیں۔یہاں تک کہ اگر جان بھی چلی جائے تو یہی ان منزل کہلائے گی......تحریک کے مسافر کی حیثیت ایک کسان کی سی ہے جو ساری محنت کرتا ہے لیکن پھل دینا اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ چاہے دے یا نہیں،دونوں صورتوں میں کسان کو کوئی ”ناکام“ نہیں کہتا۔

(تحریک آزادی)

آشنا اپنی حقیقت سے ہو اے دہقاں ذرا !
دانہ تو ، کھیتی بھی تو ، باراں بھی تو ، حاصل بھی تو

آہ ! کس کی جستجو آوارہ رکھتی ہے تجھے
راہ تو ، رہرو بھی تو ، رہبر بھی تو ، منزل بھی تو

کانپتا ہے دل ترا اندیشۂ طوفاں سے کیا
ناخدا تو ، بحر تو ، کشتی بھی تو ، ساحل بھی تو

دیکھ آ کر کوچہ ٔ چاکِ گریباں میں کبھی !
قیس تو ، لیلا بھی تو ، صحرا بھی تو ، محمل بھی تو

وائے نادانی ! کہ تو محتاجِ ساقی ہو گیا
مے بھی تو ، مینا بھی تو ، ساقی بھی تو ، محفل بھی تو

شعلہ بن کر پھونک دے خاشاکِ غیر اللہ کو
خوفِ باطل کیا کہ ہے غارت گرِ باطل بھی تو

(علامہ اقبال مرحومؒ)

Alhaidri Media Team
الحیدری میڈیا ٹیم
Scanned with CamScanner

کام کے مؤثر ہونے کے لوازمات:

ہر تنظیم کی خواہش، کسی کام کی انجام دہی میں یہی ہوتی ہے کہ اس کام کے اثرات تادیر قائم رہیں اور اسکے ثمرات جلد ظاہر ہوں، اس خاطر وہ ہر کام کی منصوبہ اسی کے مطابق کرتی ہے۔

لہٰذا اس کیلئے اوّل طور پر ضروری ہے کہ کارکنان کے درمیان یگانگت، اتحاد و اتفاق اور ہم آہنگی کو برقرار رکھا جائے، اس لیے کہ کام، "کرنے والے" ہی سے انجام پاتا ہے۔ کرنے والے یعنی "کارکنان" کے درمیان کا تعلق، کام کے مؤثر اور غیر مؤثر ہونے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ نظم کا تقاضا بھی یہی ہوتا ہے کہ اسکے ارکان اسکے تحت "یکمشت اور یک جان دو قالب" کا منظر پیش کریں، تا کہ کام بھی نظم کے مطابق ہو۔ ارکان کا آپس میں الفت، محبت، مؤدّت، ایثار، اخوّت، اتحاد اور اتفاق کے ساتھ قائم رہنا، جہاں ایک تنظیم کی مضبوطی، شان اور معیاری ہونے کی علامت اور باعث ہے، وہیں کام کے مؤثر ہونے اور بہترین ثمرات کے ظاہر ہونے کے حوالہ سے ان صفات کا ہونا لازمی ہے۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ نے ایک مؤمن کی شان اور خوبی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ: تَرَى الْمُؤمِنِينَ فِي تَوَادِهِم وَتَرَاحُمِهِم وَتَعَاطُفِهِم كَمَثَلِ الْجَسَدِ الْوَاحِد۔ (ترجمہ: اہل ایمان کو باہمی مؤدّت، باہمی رحم دلی اور باہمی شفقت میں جسم واحد کی مانند دیکھو گے۔ ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: الْمُسْلِمُونَ عُدُولٌ بَعْضُهُم عَلىٰ بَعْضٍ يَسْعى بِذِمَّتِهِم اَدْنَاهُم وَهُم يَدٌ عَلىٰ مَن سِوَاهُم۔ ترجمہ: مسلمان ایک دوسرے کے حق میں عادل ہوتے ہیں اور ان کا ایک معمولی فرد بھی ان کی حفاظت کیلئے کوشاں رہتا ہے اور وہ غیروں کے مقابلے میں یکمشت ہوتے ہیں۔

ان ارشادات سے یہ بات اخذ کی جاسکتی ہے کہ ایک نظم کے ماتحت افراد جب یکمشت اور یک جان دو قالب ہو کر اپنی جدوجہد جاری رکھیں، تو ان کی وہ کوشش اور سعی ضرور رنگ لائے گی۔ لہٰذا یہ ضروری ہوا کہ کام کے مؤثر اور زود اثر ثمرات کے لیے ارکان کے اتحاد، اتفاق اور یگانگت کو ہر صورت قائم رکھنے کی جانب خصوصی توجہ دی جائے اور ہر وہ امور جو ان کی اکائی اور وحدت پر ضرب کاری کریں، ان سے بچنے کا مکمل بندوبست کیا جائے۔

کام کے مؤثر اور زود اثر ثمرات کیلئے یہ بھی لازم ہے کہ دوران کام غلطی کی کم سے کم گنجائش ہو، ایک بار کی غلطی بار بار نہ دہرائی جائیں اور ہر غلطی سے کچھ نہ کچھ ضرور سیکھنے کی کوشش کی جائے، کیونکہ غلطی دہرانے سے جہاں کام پر برا اثر پڑتا ہے، وہیں کام کرنے والے کا حوصلہ بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ ایک کام کو ایسے انجام دینا کہ اس میں خرابی کا امکان کم سے کم ہو

Alhaidri Media Team
الحیدری میڈیا ٹیم
Scanned with CamScanner

اور جس وجہ سے ایک بار کام خراب ہو چکا، دوسری مرتبہ اسی وجہ اور سبب سے وہ کام دوبارہ خراب نہ ہو، نظم کے قیام کا مقصد بھی یہی ہے۔ اسی بناء پر ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ: ایک مؤمن ایک ہی سوراخ سے دوبارہ ڈسا نہیں جاتا۔ یعنی ایک مسلمان جہاں سے ایک دفعہ نقصان اٹھاتا ہے، تو دوسری بار وہ اس جگہ سے جانے سے پرہیز ہی کرتا ہے۔ لہٰذا، اس سے معلوم ہو کہ بعض دفعہ کام میں اثر پڑنے کا ایک سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ دوران کام کی ایک غلطی کو دوسری بار دہرانا، یہ سمجھتے ہوئے کہ دونوں غلطیوں کی وجہ اور سبب ایک ہی ہے۔

کام کے بہترین ثمرات پانے کے لیے یہ بھی لازم ہے کہ ہر کام تسلسل کے ساتھ کیا جائے۔ تسلسل سے مراد، کام کی مقدار اور تعداد کی پرواہ کیے بغیر مسلسل جدوجہد کرنا۔ ہر وہ عمل جو چاہے جتنا ہی تھوڑا ہو، مگر تسلسل کے ساتھ ہو، اسکی اہمیت زیادہ ہوتی ہے، بنسبت اس عمل کے جو زیادہ ہو، پر کبھی کبھار کیا جائے۔ جیسے کہ "پانی" قطرہ کے صورت جب کسی چٹان پر مسلسل گرتا رہے، اس میں سوراخ کر دیتا ہے، بجائے اسکے کہ وہ سیلاب کی صورت یک بارگی کسی چٹان پر سے گزرے، وہ صرف چٹان کو گیلا ہی کر سکتا ہے، پر اس کا اور کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ اسی لیے ہمارے پیارے نبی ﷺ نے اپنی امت کو اسکی تعلیم دی کہ "ہر وہ عمل محبوب اور پسندیدہ ہے، جو تسلسل کیساتھ ہو، اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔

اسی طرح کام مؤثر ہونے کے لوازمات میں سے یہ بھی شامل ہے کہ، ہر کام کی بنیاد مضبوط ہو، یعنی، اسکی ابتداء اور آغاز اچھا ہو تو انجام بھی اچھا ہی ہوگا۔ اس لیے کہ اگر بنیاد مضبوط نہ ہو، تو اس پر عمارت کھڑی نہیں کی جا سکتی اور اسی طرح اگر بنیاد ٹیڑھی ہو، تو اس پر دیواریں بھی ٹیڑھی ہوتی جائیگی۔ لہٰذا، کام کی پائیداری، اس کی شروعات کی بہتری سے مشروط ہے۔ کام کا اچھے ثمرات نہ دینا یا کام کا کمزور ہو جانا، اس بات کی علامت ہے کہ، کام کی بنیاد ہی غلط رکھی گئی۔ مضبوط بنیادوں پر کام کا آغاز اچھے اثرات اور نتائج سے ضرور اپنے کرنے والے کو وابستہ کرتا ہے۔ اسی بناء پر مؤمن کو یہ تعلیم دی گئی کہ اگر اعمال مقبول کرانے ہوں تو ایمان مضبوط کر، اسی لیے اعمال کی مقبولیت کا دار و مدار نیت پر رکھی گئی، کہ ہر عمل جس کی طرف خیر کی توقع رکھنا چاہتے ہو، تو نیت میں بھی خیر کا پہلو مدنظر رکھ۔

لہٰذا، کام کے مؤثر اور اچھے نتائج کے لیے لازم ہوا کہ اسے شروع بھی مؤثر طریقے سے کیا جائے اور اسکے نتائج کے تمام پہلوؤں کی طرف خصوصی توجہ دی جائیں۔

ع   خام ہے جب تک تو ہے مٹی کا اک انبار تو   پختہ ہو جائے تو ہے شمشیر بے زنہار تو!

Alhaidri Media Team
Scanned with CamScanner

آپ کا کردار آپکی دعوت ،آپکے افکار آپکی طاقت اور آپکے اقدار آپکی صداقت

سب سے موثر اور زوداثر ''دعوت'' کسی جماعت میں اسکا ''کردار'' ہوتا ہے۔ کردار ہی بتاتا ہے کہ وہ جماعت کیا دعوت رکھتی ہے، لہٰذا تنظیم کا ہر رکن اپنے کردار پر کبھی حرف نہ آنے دے، اس سے ان کو موقع ملتا ہے جو آپ کی تنظیم کی دعوت پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ کردار کا غازی ہمیشہ اپنی دعوت میں بازی لے جاتا ہے۔ اس اصول کی بناء پر اگر آپ تنظیم کی دعوت عام کرنا چاہتے ہیں تو آپ اپنے ان اعمال اور اوصاف کو مثالی بنائیں جس سے ''کردار'' بنتا ہے۔ آپ کا یہی کردار آپکی دعوت ہے۔ کردار سازی کیلئے اسوۂ حسنہ پر عمل پیراں ہوں، کردار کی بہتری کیلئے اعمال حسنہ سے خواہشات نفسانی کا مقابلہ کرتے رہیں اور کردار کا معیار برقرار رکھنے اور بڑھانے کی خاطر ''محاسبہ'' اور ''مجاھدہ'' کے عمل سے اپنے آپ کو گزارتے رہیں۔ اس لیے کہ کردار جس قدر بلند اور پاکیزہ ہوگا دعوت بھی اسی قدر موثر اور زوداثر ہوگی۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے ابتداء دعوت کا آغاز اپنا کردار رکھتے ہوئے فرمایا: سب سے پہلے بتاؤ! میرا کردار تمہارے سامنے کیسا ہے۔؟۔ تب جا کر آپ ﷺ نے اپنی دعوت رکھی اور اسکے اثرات سے صحابہ کرام جیسی شخصیات ہمارے سامنے ہیں۔

اسی طرح اپنے افکار کو پختہ بنائیں کہ یہی آپ کی طاقت ہے۔ آپ کی سوچ اور نظریہ جو آپ رکھتے ہیں آپ کی جان میں جان ڈال سکتے ہیں۔ کسی لمحہ بھی اپنی سوچ اور اپنے نظریہ میں لچک نہ آنے دیں، ورنہ آپکی قوت میں کمی آجائیگی۔ اگر آپ اپنے دشمن سے شان وشوکت کے اعتبار سے فائق اور طاقتور ہونا چاہتے ہیں تو اپنے افکار پر مضبوطی اور ثابت قدمی سے جمے رہو۔

اس نظریہ اور عمل (کردار وافکار) کے امتزاج سے اقدار بنتے ہیں۔ اقدار سے مراد وہ روایات جن سے آپکی شناخت ہو۔ لہٰذا اپنی قدروں میں کسی صورت آنچ نہ آنے دیں کہ یہی تیری سچائی کی گواہی کے طور پر نئے افراد کی تیاری میں کام آئیگی۔ اپنی قدروں کو جو پاکیزہ کردار اور اعلیٰ افکار سے تشکیل پاتی ہیں ، ہرگز مت بھولیں۔ اس لیے کہ قدروں ہی سے آپ کا قد بلند تر ہوگا۔ آپکی قدریں آپکی سچائی کی ضمانت ہیں کہ آپ اپنے کردار اور افکار پر کاربند ہیں۔ یہی اقدار آپکی عزت اور مرتبہ کی نشاندہی کرتے رہیں گے۔ آپکی دعوت اور تنظیم کے نظریہ پر تصدیق کیلئے آپ کے اقدار کا معیاری اور مثالی ہونا لازمی ہے۔

ع یقین محکم، عمل پیہم، محبت فاتحِ عالم جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں۔

Alhaidri Media Team
OPPO F15 · ©Durrani Bhai313
Scanned with CamScanner

تنظیمی اصطلاحات

☆ **نظریہ** (ideology)،انسان کا ذہن جب کسی بھی مسئلہ یا معاملہ کے بارے میں کوئی خیال، فکر، فلسفہ یا سوچ دیتا ہے، تو اسے "نظریہ" کہتے ہیں۔ نظریہ پر ایمان، اعتقاد، یقین اور اقرار کے بعد نظریہ "عقیدہ" کی شکل اختیار کرتا ہے۔

☆ **نصب العین** (the real point)، انسانی ذہن کا کسی ایک نظریہ پر جا کر رک جانا اور اسی کا ارادہ اور قصد کرنا "نصب العین" کہلاتا ہے۔ جب اسی کیلئے باقاعدہ جدوجہد کا ارادہ ہوجائے تو اسے "مشن"، "کاز"، اور "منزل" کا نام دیا جاتا ہے۔

☆ **تحریک**: (Movement)، لوگوں کے ایک گروپ کا کسی مشترکہ آئیڈیالوجی یا نظریہ پر یقین رکھنے کیساتھ ساتھ اس کی تکمیل یا اسکے حصول کیلئے کوشش کرنا "تحریک" کہلاتا ہے۔

☆ **تنظیم**: (Organization)، کسی بھی تحریک کو تنظیم سازی کے مراحل سے گزار کر ایک شکل دینا جماعت یا تنظیم کہلاتا ہے۔ یعنی دستور، آئین اور حد بندی وضع کرنا اور امور کی سرانجام دہی کے لیے تقسیم کاری کا عمل، شعبہ جات کی ترتیب، مرحلہ وار کام کی رعایت۔ الغرض حکمت عملی، منصوبہ بندی اور تشکیل سازی کے مراحل طے کر کے آئیڈیالوجی کی تکمیل اور منزل کے حصول کے لیے منظم جدوجہد کرنا۔

☆ **دستوراساسی**: (Constiuion)، وہ کتاب جس میں قوموں، جماعتوں اور مذاہب کے قاعدے، طریقے اور رسم ورواج درج ہوں۔ یعنی جماعتی یا تنظیمی اصطلاحات، قوانین، انتظامی تقسیم کی تفصیل اور پالیسی کے لیے حدود و قیود، جس کتاب میں درج ہو، اسے "دستوراساسی" یا مطلقاً "دستور" کہا جاتا ہے۔ اور جس کتاب میں تنظیم کے اغراض و مقاصد، لائحہ عمل، (پروگرام)، دعوت، اہداف، اور تنظیم کے متعلق دیگر تفصیلات درج ہوں، اسے "منشور" کہا جاتا ہے۔

☆ **حکمت عملی** (Policy)، حکمت عملی سمجھنے کیلئے پہلے حکمت کی تعریف جاننا لازمی ہے۔ حکمت کا معنی ہے: "عقل اور قلب کی رہنمائی میں فہم و فراست کی جو "نوع" تیار ہوتی ہے اور تشکیل قانون کے مرحلہ میں جس کے بغیر چارہ نہیں، اسے "حکمت" سے تعبیر کرتے ہیں۔ یعنی (۱) ہر شئے کو اسکے مناسب محل میں رکھنے کی صلاحیت (۲) اور غلطیوں کی صحیح نشاندہی کر کے اصلاح کی صحیح تدبیریں اختیار کرنا۔ اب حکمت عملی کا مطلب یہ ہوا کہ" حکمت کے تحت امور کی

Alhaidri Media Team الحیدری میڈیا ٹیم
Scanned with CamScanner

انجام دہی کا عمل"۔

☆**منصوبہ بندی:** (Planing)، حکمت عملی کے مراحل سے امور کا نقشہ، نمونہ، ڈھانچہ یا خاکہ تیار کرنے کے عمل کو "منصوبہ بندی" کہتے ہیں۔ یعنی تدبیری عمل اختیار کر کے منصوبہ بنانا۔ جب کسی معاملہ پر منصوبہ بندی یا حکمت عملی کا عمل اختیار کرنے کے بعد جو کام کی شکل یا ڈھانچہ تیار ہو، اسے "لائحہ عمل" (پروگرام Program کام کی سلسلہ وار اور واضح فہرست) سے تعبیر کرتے ہیں۔

☆**مونو گرام** (Monogram)، جماعتی علامت یا نشان جو تنظیم کے پروگرام کی وضاحت کرے۔ اسے "لوگو" اور "ماٹو" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ اکثر مکمل نام کے پہلے پہلے حرف کو لیکر بنایا جاتا ہے، جیسے دستخط۔ مونو گرام کا معنیٰ نام کا پہلا حرف یا مین ٹائٹل۔ اس میں حروف کے علاوہ تصویری علامت یا رنگ بھی دیا جاتا ہے۔ رنگ والی علامت کو "جھنڈا" کہا جاتا ہے۔

☆**ایجنڈا، مشورہ، فیصلہ**: منصوبہ بندی یا پلاننگ کے دوران جو امور زیر بحث لائے جائیں، وہ "ایجنڈا" کہلاتا ہے۔ اس پر رائے لینا اور دینا "مشورہ" اور طے شدہ امر "فیصلہ" کہلاتا ہے۔ ایجنڈے کے مختلف پہلوؤں کو "شق" سے تعبیر کرتے ہیں۔ جسکے معنیٰ پہلو، پارہ اور نصف حصہ کے ہیں۔

☆**مشاورت**:(Consultation)، رائے لینے اور دینے کے عمل کو مشاورت کہا جاتا ہے۔

☆**اجلاس**(Meeting)، وہ مجلس یا محفل جس میں ایجنڈے پر غور، مشاورت کا عمل اور فیصلہ سازی کا عمل ہو۔ اس طرح کی مجلس کے انعقاد کو اجلاس، میٹنگ یا بیٹھک کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ جبکہ ایسی مجلس جس میں ارکان اور غیر ارکان کی شرکت ہو اور جس میں پروگرام کے علاوہ قرارداد پیش کی جاتی ہو، اسے "جلسہ" کہتے ہیں۔ اور مطالباتی گشتی جلسہ کو "جلوس" کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں۔

☆**مجلس شوریٰ** (Counsel Committee)، اہل شوریٰ پر مشتمل ارکان کے مجلس یا کمیٹی کو "مجلس شوریٰ" کہا جاتا ہے۔ اور کسی بھی سطح کی تنظیمی ذمہ داران کے مجموعہ یا ڈھانچہ کو "باڈی" کہا جاتا ہے۔

☆**کابینہ** (Mnagement committee)، تنظیم کے منتظمین، اسکے شعبہ جات کے ذمہ داران یا تنظیم کے وہ ارکان جو تنظیمی معاملات کے چلانے کے ذمہ دار ہوں۔ ایسے افراد کی کھیپ یا مجلس کو "کابینہ" یا "مینجمنٹ بورڈ کمیٹی" کہتے ہیں۔ ایسی ذیلی مجلس یا جماعت جو کسی خاص مقصد کیلئے مقرر کی گئی ہو اسے "کمیٹی" کہتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

☆تربیت (Civilization): کسی چیز کو بتدریج نشوونما دے کر اسکی انتہائے بلوغت اور کمال تک پہنچانا۔ یعنی ذہن سازی، فکری و اصلاحی عمل سے گزرانے کے عمل کو "تربیت" کہا جاتا ہے۔ ایسی مجلس کو تربیتی نشست، تربیتی ورکشاپ اور تربیتی کنونشن کے نام سے جانا جاتا ہے۔

☆**اسٹڈی سرکل یا تعلیمی حلقہ**:۔ کسی بھی سطح کے کارکن یا عہدیداروں کا ایسا اجتماع جس میں کسی بھی منتخب کتاب کے منتخب حصے کو شرکاء تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھیں، اسٹڈی سرکل یا تعلیمی حلقہ کہلاتا ہے۔

☆**سرکلر**: دستوری شیڈول کے مطابق پروگرامات یا مختلف شعبہ جات کے منتظمین کا اپنے متعلقہ معاملات پر ہدایات جاری کرنا۔ ایسی چھوٹی کتاب اور کتابچہ جو خاص عنوان پر تنظیم کے نقطہ نظر کی وضاحت اور دعوت پر مشتمل ہو اسے "پمفلٹ" (Pamphlet) اور ایسے دستی اشتہار کو "ہینڈ بل" (Hand Bill) کہا جاتا ہے۔

☆ **نوٹس برائے اظہار وجوہ**: حکم عدولی یا دیگر معاملات پر صرف نظر یا سستی وغیرہ کے ردعمل پر جواب طلبی لینے کا عمل۔ تنظیم کا کسی خلاف ورزی کی بناء پر تادیبی کاروائی عمل میں لاتے ہوئے کسی رکن یا ذمہ دار کو کچھ عرصہ کے لیے کام یا ذمہ داری سے ہٹانا یا روکنے کو "معطلی" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

☆**وسائل**: تنظیم کے کام کو آگے بڑھانے کیلئے افرادی، مادی یا نظریاتی ذرائع۔

☆**حلقہ (یونٹ)**: (Unit) وہ خاص جغرافیائی حد یا دائرہ مراد ہے، جس میں تنظیم کے متعین کردہ ارکان کام سرانجام دیتے ہیں۔

احتساب: (Accountibility) اصلاح کی غرض سے تنقیدی عمل اور کام کا معیار کے مطابق کرنے یا نہ کرنے کے متعلق مختلف جہتوں سے جائزہ لینا۔ کارکن اور ذمہ دار کی کارکردگی کو آزمائش اور جانچ پڑتال کے مرحلہ سے گذارنا، جس کا مقصد اصلاح اور بہتری ہو۔

☆ **تنظیمات**: تنظیم اور اسکے لوازمات کا تشریحی بیان کا علم اور فن۔

☆**معیار**: وہ ذریعہ/کسوٹی/پیمانہ یا قاعدہ جس سے کسی چیز کی خاصیت کو پرکھا اور جانچا جائے۔

☆**ذمہ داریاں**: مقصد کے حصول کے لیے ایک نظم کے تحت مخصوص کام ذمہ داریاں، جبکہ ایسی ذمہ داریاں اور منصب کو عہدہ اور صاحب منصب کو عہدیدار کہا جاتا ہے۔

☆ **ضابطہ** (Code): دستور کے مطابق امور کا بندوبست اور تنظیمی دستور کا کوئی دفعہ اور طریقہ۔

OPPO F15 · ©Durrani Bhai313
2021/05/30 18:16

Scanned with CamScanner

دَرّیں تنظیمی وتربیتی نکات

☆☆☆ کام کو اپنے نام کے حوالہ کر کے اپنا ثواب ضائع مت کرو۔ ☆ کرنے کا ارادہ کرلو، کام خود بخود آپ کے لیے آسان ہو جائے گا۔ ☆ اپنے نصب العین کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھو کامیابی کا یہی راز ہے۔ ☆ کامیابی کیلئے سب سے ضروری چیز ہمت ہے۔ ☆ خود اعتمادی، احساس کمتری کا شکار نہیں ہونے دیتی۔ ☆ زندگی کی کامیابی کا راز یہ ہے کہ پریشانیوں کے باوجود پریشان نہ ہو۔ ☆ جو شخص، اپنا بھید محفوظ رکھنے سے عاجز ہوتا ہے وہ دوسروں کا راز مخفی رکھنے سے عاجز ہوگا۔ ☆ جو شخص تجربوں سے بے پروائی اختیار کرتا ہے وہ انجام کار سوچنے سے اندھا ہو جاتا ہے۔ ☆ عقلمند شخص اپنے آپ کو پست کر کے بلندی حاصل کرتا ہے اور نادان اپنے آپ کو بڑھا کر ذلت اٹھاتا ہے۔ ☆ دشمن یا برائی کی طاقت کا اس وقت اندازہ ہوتا ہے جب ان کے خلاف کوشش کی جاتی ہے۔ ☆ لوگوں میں طاقت کی اتنی کمی نہیں جتنی کہ مستقل ارادے کی کمی ہے۔ ☆ ہم تاریخ کے تجربوں سے سبق نہیں لیتے، اس لیے تاریخ اپنے آپ کو دہراتی رہتی ہے۔ ☆ جو شخص دوسروں کے تجربہ سے فائدہ اٹھانا نہیں چاہتا تو وہ اپنے آپ کو ٹھوکر کھانے کیلئے تیار رکھے۔ ☆ نظریات تجربوں کی بنیاد پر استوار ہوتے ہیں۔ ☆ ماضی کے تجربوں سے سمجھدار لوگ مستقبل کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔ ☆ تجربہ ایک اچھا استاد ہے مگر اس کی اجرت گراں ہے۔ ☆ تذبذب انسان کو خطرے میں ڈال دیتا ہے اور اس کی آدھی طاقت کو بھی سلب کر لیتا ہے۔ ☆ مایوس نہ ہو کہ اس کا نتیجہ کم عمری ہے۔ ☆ یاس اور ناامیدی کمزوری کی علامت ہے۔ ☆ ہمت اور استقلال کامیابی کے بہترین ذرائع ہیں۔ دن کا کام رات پر اور رات کا دن پر نہ اُٹھا رکھو وقت کی مصلحت ہی یہی ہے اور وقت تبدیلی کا سرمایہ ہے۔ ☆ جب تم وقت کو برباد کرو تو وقت تمہیں برباد کر دیگا۔ ☆ نقل، نصیحت سے زیادہ سیکھنے کا ذریعہ ہے۔ ☆ دوست کو اپنے حال سے اتنا واقف کراؤ کہ اگر دشمن بھی ہو جائے تو نقصان نہ پہنچا سکے۔ ☆ دانش مند وقت کی قدر اسکی موجودگی میں کرتے ہیں اور نادان اس کو کھو کر بیدار ہوتے ہیں۔ ☆ مصیبت کی شکایت سے پرہیز کرو، کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ ناراض، دوست غمگین اور دشمن خوش ہو جاتا ہے۔ ☆ پریشانیوں سے پریشان نہ ہوں، بلکہ شکرادا کر، کہ اس کی بناء پر ہم اپنے دوست اور دشمن کو پہچان لیتے ہیں۔ ☆ جس میں لگن ہے وہ ذرائع حاصل کر لیتا ہے۔ اگر نہیں کر پاتا تو انہیں خود بنا لیتا ہے اور سچی لگن کو کانٹوں کی پرواہ نہیں ہوتی۔ ☆ مصیبت ہمیشہ اس دروازے سے داخل ہوتی ہے جو ہم خود اسکے لئے کھلا چھوڑ دیتے ہیں۔ ☆ ہر نیک کام خود اپنی جگہ بنا لیتا ہے۔ ☆ اشتراک عمل، کا عملی مظاہرہ دیکھنا چاہو تو شہد کی مکھیوں کے چھتے میں اور چیونٹیوں کے بل میں جا کر دیکھو۔ ☆

Alhaidri Media Team
2021/05/30 18:16
الحیدری میڈیا ٹیم
Scanned with CamScanner

انقلاب کی ناکامی کوئی جرم نہیں، لیکن اس ناکامی کے اسباب اپنی قوم سے چھپانا ناقابل معافی جرم ہے۔ ☆ بیدار رہنے والا کبھی چوٹ نہیں کھاتا اور جو بیدار نہیں اس سے ہرکوئی فائدہ اٹھاتا ہے۔ ☆ بہادر کی آزمائش میدان جنگ میں، دوست کی مصیبت کے وقت اور عقلمند کی غیض وغضب میں ہوتی ہے۔ ☆ جو آدمی اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ اس کے سب کام آسان کردیتا ہے۔ ☆ مشکل کام انجام دینے کے لیے استقلال کی ضرورت ہے اور استقلال سے کیے جانے والے کام بے اثر نہیں ہوتے۔ ☆ اصول اگر لمحہ بھر کے لیے ختم ہو جائے تو سارا نظام شمسی تہ و بالا ہو جائے۔ ☆ اپنے نصب العین کو مت بھولو، ورنہ جو کچھ ملے گا، اس سے مطمئن ہو جاؤ گے۔ ☆ اعتماد ہی زندگی کی متحرک قوت ہے اور اعتماد ہی ہمارا حقیقی راہنما ہے، جو ہمیں اپنی منزل پر پہنچا دیتا ہے۔ ☆ کسی کو اعتماد میں لینے کے لیے اس پر اعتماد کیجیے، اگر اس پر اعتماد نہ کیا جائے، تو وہ کبھی قابل بھروسہ نہ ہوگا۔ ☆ دشمن کے اچھے سلوک پر بھروسہ مت کر، کیونکہ پانی کو آگ سے کتنا ہی گرم کیا جائے، پھر بھی اسے بجھانے کیلئے کافی ہے۔ ☆ جو شخص اپنے ہر کام کو پسند کرتا ہے، اس کی عقل میں کمی آجاتی ہے۔ ☆ ہر ایک آدمی کی رائے اس کے ذاتی تجربے کی بنیاد پر ہوا کرتی ہے۔ ☆ کام کرنے کی اصل قوت یہ ہے کہ آج کے کام کل پر نہ اُٹھا رکھے جائیں۔ ☆ آدمی تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ۱۔ کامل ۔۲۔ کاہل ۔۳۔ لاشے۔ کامل وہ ہے، جو لوگوں کے مشورہ کر کے اس پر غور کرے، کاہل وہ ہے، جو اپنی رائے پر چلے اور کسی سے مشورہ نہ کرے، لاشے وہ ہے کہ، جو نہ خود کسی سے مشورہ لے اور نہ دوسرے اس سے مشورہ کریں۔ ☆ جو اللہ کے کاموں میں لگ جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے کاموں میں لگ جاتے ہیں۔ ☆ اگر دیوار کی بنیاد تم نے کھود ڈالی ہے، تو پھر اس کے قریب کھڑے نہ ہو، ورنہ نقصان اُٹھاؤ گے۔ ☆ مشکلیں جس قدر ہوں گی اتنا ہی کام آسان ہوگا اور مشکل مراحل ہی منزل تک پہنچانے میں معاون و مددگار ہوتے ہیں۔ ☆ اس دنیا میں اگر مشکلات نہ ہوتیں تو عظیم شخصیتوں کے کردار کو جو آج ہیرے کی طرح چمک رہی ہیں، کون چمکاتا۔ ☆ مایوسی انسان کی سب سے بڑی دشمن اور کمزوری کی علامت ہے۔ ☆ ہوش اور جوش کا درست، بروقت اور برمحل استعمال ہر کام میں کامیابی کی ضمانت ہے۔ ☆ دشمن کی سازش کا مقابلہ دانش سے، دھوکے کا سوچ سے اور اسکی پشت واری کا مقابلہ ہوشیاری سے کر، آپ کا غلبہ یقینی ہے۔

☆ تین نا کو لازم پکڑو تو تین تا سے چھٹکارا پاؤ گے: تجربہ کے ذریعہ تکلیف سے بچ جانا یقینی ہے، تدبّر اختیار کرنے سے تشویش سے نجات پانا یقینی اور توکل کرنے سے تخریب سے نجات پانا یقینی ہے۔

ﷺ مکمت ﷺ مکمت

Haidri Media Team
الحیدری میڈیا ٹیم
Scanned with CamScanner